الحدیث

آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت (اہلِ خانہ) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ [بخاری، کتاب الجمعۃ / مسلم، کتاب الامارۃ]

ماہِ صَفر اور باطل خیالات

اداریہ

دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجیے اور دوسروں کو لگوا دیجیے یا کم از کم بتا دیجیے تاکہ وہ اس دینی، علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

ماہِ صَفر اور باطل خیالات

ماہِ صفر کو منحوس سمجھنا غلط ہے

از مدیر

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا ماہِ صفر کے متعلق یہ خیال تھا کہ اِس مہینہ میں بہت سی مصیبتیں اور آفتیں نازل ہوتی ہیں اور یہ مہینہ منحوس اور پریشانیوں والا ہے۔ بعض اہلِ عرب صَفر کا مہینہ آنے سے بد فالی لیا کرتے تھے، بعض جاہل لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ماہِ صَفر کے ابتدائی 13 دن نہایت بھاری اور سخت ہوتے ہیں، بعض اہلِ عرب کا یہ گمان تھا کہ صَفر سے مراد وہ سانپ ہے جو انسان کے پیٹ میں ہوتا ہے اور بھوک کی حالت میں انسان کو ڈستا اور کاٹتا ہے چناں چہ بھوک کی حالت میں جو تکلیف ہوتی ہے وہ اسی کے ڈسنے سے ہوتی ہے۔ بعض اہلِ عرب کا یہ نظریہ تھا کہ صَفر سے مراد پیٹ کا وہ مرض یا درد ہے جو بھوک کی حالت میں اُٹھتا اور بھڑکتا ہے، بعض لوگ جگر اور پسلیوں کے سرے میں پیدا ہونے والے کیڑوں کو صَفر کہتے تھے، جن کی وجہ سے انسان کا رنگ پیلا سا ہو جاتا ہے (جس کو طِب کی زبان میں یرقان کہا جاتا ہے)۔

بعض علاقوں میں یہ مشہور ہے کہ اِس مہینہ میں لنگڑے، اندھے جنات آسمان سے اُترتے ہیں۔

اسلام نے اِن تمام مذکورہ خیالات ونظریات کو باطل اور غلط قرار دیا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم نے اِن کی تردید فرمادی ہے۔ [مرقات 4/9 تکملۃ فتح الملہم، 373/4]

یاد رکھئے! ماہِ صَفر بھی دوسرے مہینوں کی طرح ہے اس کو منحوس سمجھنا اور اِس میں شادی بیاہ اور خوشی کی تقریبات سے پرہیز کرتے رہنا ایک غیر اسلامی حرکت ہے۔ ماہِ صَفر میں اپنے تمام کام عادت وروٹین کے مطابق کرتے رہئے۔

بعض لوگ ماہِ صَفر میں نحوست سے بچنے کے لئے قرآن خوانی کراتے ہیں یہ بھی غلط ہے۔

ماہِ صَفر کو منحوس یا بُرا کہنے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے:۔ ماہِ صَفر کو منحوس اور بُرا سمجھنے کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی زمانہ یا وقت بذاتِ خود بُرا یا منحوس ہے۔ اسلام کے اصولوں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہے کہ کوئی زمانہ یا دن وتاریخ اپنی ذات میں منحوس نہیں ہے۔ اگر ہم منحوس سمجھیں گے تو اِس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے۔

ماہ نامہ علم وعمل کے ذریعہ بحمدہ سبحانہ وتعالیٰ اِس طرح کے بُرے خیالات ونظریات وبدعات کی نشان دہی کردی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اُس پر عمل کی توفیق عطا فرماویں آمین

ثُمَّ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ببرکت چہار سلسلہ
چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، قادریہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

ماہ نامہ علم و عمل لاہور

99

جلد نمبر 9 / شمارہ نمبر 3 | صفر ۱۴۳۳ھ | جنوری 2012ء | CPL NO 200

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

"جو مسلمان اپنے کسی مقصد کے لئے اِن کلمات کے ساتھ دُعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائیں گے"۔ [احمد: 1463، الترمذی: 3505]

آپ اپنے رسالہ "ماہ نامہ علم و عمل، لاہور" جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین و مشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے لئے ایک سال کے لئے آپ جاری کرا سکتے ہیں۔

قیمت فی شمارہ .... 15 روپے

قیمت سالانہ (مع ڈاک خرچ) 200 روپے

پاکستان سے باہر کی ڈاک کے لئے سالانہ =/1500 روپے رکھے گئے ہیں

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر کیجئے یا دستی دیجئے

جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلو میٹر فیروز پور روڈ سُوا گجومَتہ نزد کاہنہ نو، لاہور
پوسٹ کوڈ نمبر 53100

رابطہ نمبرز
042-35272270
0331-4546365
0302-4143044

صرف دینی مسائل کے لئے موبائل نمبر (جب نمبر کھلا ہو اور اُٹھا لیا جائے)
0321-8885370

Email: www.ibin-e-umar.edu.pk
ilmooaml@gmail.com
aibneumar@yahoo.com

مہر لگائیے یا نام لکھیے

یہودیوں کی شرارت و خباثت

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صفدر صاحب
رحمہ اللہ تعالیٰ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَقُوْلُوْا	رَاعِنَا	وَقُوْلُوا انْظُرْنَا
اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو	نہ کہو تم	رَاعِنَا	اور کہو تم اُنْظُرْنَا
وَاسْمَعُوْا ط	وَلِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾	
اور سنو	اور کافروں کے واسطے	دردناک عذاب ہے۔	

ربط: یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی تردید چلی آرہی ہے کہ وہ زبانی طور پر بھی اور عملی طور پر بھی نبی کریم ﷺ کو اور ایمان والوں کو پریشان کرتے رہتے تھے۔

لوگوں کی مختلف قسمیں انسان کا مزاج ہے کہ اپنے مخالف کو ہر طرح سے ذلیل کرنے کی کوشش کرتا ہے، اسی سلسلہ کی یہ کڑی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جو لوگ حاضر ہوتے تھے ان میں شہری بھی ہوتے تھے اور دیہاتی بھی ہوتے تھے، پڑھے لکھے بھی ہوتے تھے اور اَن پڑھ بھی ہوتے تھے، ذہین بھی ہوتے تھے اور درمیانے ذہن کے لوگ بھی ہوتے تھے اور تھوڑی سمجھ والے لوگ بھی ہوتے تھے۔ ویسے بھی ہر مجلس میں ہر قسم کے آدمی موجود ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے سب کو ایک جیسا پیدا نہیں فرمایا۔ کچھ لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ بات ختم کرنے کے بعد اُن کو سمجھ آتی ہے کہ اُس نے کیا کہا ہے، اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ سارا بیان ختم کر لو پھر بھی اُن کے پلّے کچھ نہیں پڑتا۔

یہودیوں کی شرارت و خباثت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ درخواست کرتے تھے رَاعِنَا "حضرت! ہماری رعایت فرمائیے"۔

رعایت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت! بیان میں ایسا طریقہ ہو کہ دیہاتی بھی سمجھ لیں اور درمیانے ذہن کے بھی۔ تو رَاعِنَا کا لفظ بھی صحیح تھا اور اس کی مراد بھی صحیح تھی مگر یہودی اس لفظ کو شرارت سے ادا کرتے تھے: (1) اُن کی لغت میں یہ لفظ "جاہل اور احمق" کے لئے استعمال ہوتا تھا، تو وہ یہ لفظ بولتے تھے اور پھر آپس میں ہنستے کہ ....

بقیہ صـ 21 پر

لکھنے پڑھنے کا درجہ

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
د رئیس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

لکھنا پڑھنا بڑا کمال ہے

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ لکھنے اور لکھا ہوا پڑھنے کی استعداد پیدا کر لینا بہت بڑا کمال ہے۔ اور یہ کمال دنیا کے لحاظ سے بھی ہے اور دین کے لحاظ سے بھی ہے۔

دنیا کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے لکھنا بھی پڑتا ہے اور لکھا ہوا پڑھنا بھی پڑتا ہے یعنی ایک آدمی لکھتا ہے، اس لکھے ہوئے کو ہر ایک پڑھ سکتا ہے۔

لطیفہ ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ خط لکھ دو، وہ کہنے لگا کہ میری ٹانگ میں درد ہے اس لیے میں نہیں لکھ سکتا۔ پہلے آدمی نے کہا کہ لکھنا تو ہاتھ سے ہے ٹانگ سے تھوڑا ہی لکھنا ہے؟ اس نے کہا کہ میں ایسا لکھتا ہوں کہ جہاں خط جاتا ہے وہاں مجھے بھی جانا پڑتا ہے کیوں کہ میرا لکھا ہوا کوئی اور پڑھ ہی نہیں سکتا اس لئے کہ میں بہت باریک لکھتا ہوں، اب میری ٹانگ میں درد ہے میں جا نہیں سکتا..... اس لئے لکھ بھی نہیں سکتا۔ اسی طرح لکھنا پڑھنا دین میں بھی بہت مفید ہے کیوں کہ کسی کو مسئلہ لکھ کر دینا پڑتا ہے اور بعض لکھے ہوئے مسائل پڑھنا پڑتے ہیں۔

نبی علیہ السلام کے لئے اُمّی ہونا کمال ہے

لیکن نبی علیہ السلام کے لئے اُمّی ہونا کمال ہے کیوں کہ کافر کہتے تھے کہ آپ نے بہت سی تاریخ کی باتیں گھر میں لکھ کر رکھی ہوئی ہیں وہ پڑھ کر سب کو سنا دیتے ہیں اور آپ ﷺ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔ **شبہ** یہ ہوتا ہے کہ بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے صلح حدیبیہ میں یہ بات لکھی۔ [بخاری:4005]

جواب: اِس روایت کے متعلق تین قول ہیں: (1) یہ مطلب ہے کہ لکھنے کا حکم فرمایا۔ (2) تھوڑی سی دیر کے لئے آپ کو لکھنا آ گیا تھا۔ (3) اخیر زمانہ میں آپ ﷺ کو لکھنا پڑھنا آ گیا تھا۔

لیکن اس تیسرے قول کا ردّ اِس شعر میں ہے [فتح الباری 503/7]

بَرِئْتُ مِمَّنْ شَرٰی دُنْیَا بِاٰخِرَۃٍ — وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ کَتَبَ۔

کہ جس نے کہا لکھنا آ گیا تھا اس نے غلط کہا۔ ان تین میں سے صحیح قول پہلا ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرماویں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

فوائدِ مسواک

دوسری و آخری قسط

مولانا عبدالرحمٰن بن
حضرت صوفی صاحب

حدیث وکتبِ فقہ میں مسواک کے بہت سے فضائل ومسائل بیان کیے گئے ہیں اور روایات میں مسواک کے بہت سے فوائد بھی مذکور ہیں۔

فوائدِ مسواک

1 منہ کو صاف کرتی ہے 2 حافظہ مضبوط ہوتا ہے 3 بلغم دور کرتی ہے 4 شیطان کو غصہ دلاتی ہے 5 ہاضمہ کو درست کرتی ہے 6 بڑھاپے کو مؤخر کرتی ہے 7 دشمن پر رُعب کا سبب ہے جیسا کہ **حکایت** نقل کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ مسلمانوں کا لشکر کفّار سے قتال (لڑائی) کر رہا تھا، قریب تھا کہ مسلمانوں کو شکست ہو جاتی، اِن کی آپس میں گفتگو ہوئی مغلوب ہونے کی کیا وجہ ہے؟ تو صلحاء نے نصیحت کی کہ مسواک کیا کرو، انہوں نے کھجوروں کی مسواک بنائی اور استعمال کی تو اِس سے دشمن کے دل میں رُعب بیٹھ گیا کہ یہ تو درختوں کو کھا رہے ہیں ہمارے ساتھ کیا کریں گے، بس دشمن خوف سے بھاگ گیا۔ (حاشیہ الترغیب 168/1)

8 منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے 9 مسواک کرنے والے سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔ 10 روح جلدی سے نکلتی ہے 11 مال میں وسعت پیدا کرتی ہے 12 رزق کو آسان کرتی ہے 13 سر درد کو دور کرتی ہے 14 دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے 15 نظر کو تیز کرتی ہے 16 بدن کو قوی کرتی ہے 17 دل کو صاف کرتی ہے 18 فرشتے مسواک کرنے والے سے جب کہ وہ نماز کو چلے مصافحہ کرتے ہیں 19 اولاد کی کثرت کا باعث ہے 20 سینے کے درد کو ختم کرتی ہے 21 دانتوں کو سفید کرتی ہے 22 فصاحت کو بڑھاتی ہے 23 موت کے سوا ہر بیماری کا علاج ہے 24 سر کی رگوں کو سکون بخشتی ہے

25 مسواک کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ موت کے وقت کلمۂ شہادت یاد دلاتی ہے یعنی اس کی برکت سے کلمہ یاد آتا ہے اور خاتمہ ایمان پر نصیب ہو جاتا ہے۔ (طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص:39)

مسواک کرتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ فَمِیْ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ وَطَھِّرْ بَدَنِیْ وَحَرِّمْ جَسَدِیْ عَلَی النَّارِ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ۔ (عمدۃ القاری 39/10)

"اے اللہ! میرے منہ کو پاک، دل کو منور اور میرے بدن کو پاک فرما، میرے جسم پر جہنم کو حرام فرما اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما"۔

وباؤں اور بلاؤں کے اسباب اور ان کا علاج

مرسلہ
جناب حمید اللہ صاحب
بنوں

(1) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس قوم میں بے حیائی کی باتیں ظاہر ہوئیں یہاں تک کہ وہ اس کو اعلانیہ کرنے لگیں تو وہ طاعون میں اور ایسی ایسی بیماریوں میں مبتلا ہوں گے جو اُن کے باپ دادوں میں کبھی نہ ہوئی ہوں گی''۔ [ابنِ ماجہ: 4019]

(2) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس قوم میں زنا عام ہوجائے اُن میں موت یعنی وباء عام ہوجاتی ہے''۔ [طبرانی کبیر: 11014]

(3) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس قوم میں سود اور زنا عام ہوجاتا ہے تو انہوں نے اپنے لئے اللہ عزّ وجلّ کے عذاب کو حلال کرلیا''۔ [مسند احمد: 3809]

اسباب: معلوم ہوا طاعون، نئے نئے اَمراض (کینسر، ایڈز وغیرہ)، وباء، اموات کی کثرت، قتل کا عام ہوجانا، مال کا قحط اور ڈاکہ وغیرہ کے اسباب درجِ ذیل ہیں:

(1) زنا اور فحش کاری، جس میں اَمرد پرستی، ہم جنس پرستی وغیرہ بھی داخل ہیں، آج ان سب کو ایک باقاعدہ منصوبہ کے تحت ٹی وی، کیبل، انٹرنیٹ اور جدید موبائلز وغیرہ کے ذریعہ پھیلا دیا گیا ہے اور صنفِ نازک کی برہنہ اور نیم برہنہ تصاویر کو سائن بورڈز، اشتہارات وغیرہ کے ذریعہ اتنا عام کردیا کہ تصویر کی قباحت ذہنوں سے مٹ گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف نہیں رہا۔

(2) سودی لین دین۔

علاج: بلاؤں، مصائب اور اَمراضِ جدیدہ کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرماں برادی کو اختیار کیا جائے، گناہوں سے بچا جائے، توبہ و استغفار کی جائے، بدکاری اور فحش کاری کا فوری سدِّ باب کیا جائے اور اس سے توبہ کی جائے اور سود کے لین دین کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔

اب اکثر لوگ اس مذکورہ علاج کو اختیار نہیں کرتے اور باتیں خوب کرتے ہیں کہ اب اتنے مرگئے، یہ ہوگیا، وہ ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتے ہیں مگر اپنے گریبانوں میں جھانک کر نہیں دیکھتے کہ ہم کیسی کیسی بداعمالی اور نافرمانی کا شکار ہیں۔

ان بلاؤں، وباؤں، آفتوں کا علاج شکایت، تبصرے اور دوسروں کو خوف و ہراس میں مبتلا کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا حقیقی اور اصلی علاج صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم اپنی حالت درست کرلیں اور اپنے مالک اور خالق کو راضی کرلیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔

آمین ثم آمین

حلال غذاؤں کی اہمیت

قرآن وحدیث کی روشنی میں (2)

مفتی محمد احسن ظفر صاحب
لاہور

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں امتحان و آزمائش کے لئے بھیجا ہے، اور اس کے ذمّے کچھ فرائض عائد کر کے پوری کائنات کو اس کی خدمت میں لگا دیا ہے۔

(1) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے، ان سب کو اس (اللہ) نے اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیں''۔ [الجاثیۃ: 13]

اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا فرمایا، اور ہر ایک چیز کو انسان کی خاص خاص خدمت پر لگا دیا ہے، اور انسان کو مخدومِ کائنات بنایا ہے۔

انسان پر صرف ایک پابندی لگا دی کہ ہماری پیدا کردہ چیزوں سے نفع اُٹھانے کی جو حدود ہم نے مقرر کر دی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو، جن چیزوں کو تمہارے لئے حلال و پاکیزہ بنا دیا ہے ان سے احتراز کرنا (بچنا) بے ادبی اور ناشکری ہے اور جن چیزوں کے کسی خاص استعمال کو حرام قرار دے دیا ہے، اس میں خلاف ورزی کرنا نافرمانی اور بغاوت ہے۔ بندہ کا کام یہ ہے کہ مالک کی ہدایات کے مطابق اس کی پیدا کردہ چیزوں کا استعمال کرے، اسی کا نام ''عبدیت'' ہے۔

(2) اسی طرح ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

''وہی (اللہ) ہے جس نے زمین میں جو کچھ ہے تمہارے لئے پیدا کیا''۔ [البقرۃ: 29]

اس آیت میں انسان کو توجہ دلائی جا رہی ہے کہ وہ کائنات کی جتنی چیزوں سے فائدہ اُٹھاتا ہے، سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں۔ ان میں سے ہر چیز اس کی توحید اور وحدانیت کی گواہی دے رہی ہے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے ساتھ نافرمانی کا رویّہ اختیار کرنا کتنی بڑی ناشکری ہے۔

اسی آیت کے تحت عارف باللہ ابن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو تمہارے واسطے اس لئے پیدا فرمایا ہے کہ ساری کائنات تمہاری ہو اور تم اللہ تعالیٰ کے لئے ہو یعنی اس کی پوری پوری فرماں برداری کیا کرو، اس لئے کہ عقل مند کا کام یہ ہے کہ جو چیز اسی کے لئے پیدا ہوئی ہے وہ تو اسی کو ملے گی۔ اس کی فکر میں لگ کر وہ اُس ذات سے غافل نہ ہو جس کے لئے

وہ پیدا ہوا ہے‘‘۔(تفسیر البحر المحیط :280/1)

③ اسی بات کی وضاحت قرآن پاک کی ایک اور آیت سے ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’میں نے جنّات اور انسانوں کو اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا فرمایا ہے‘‘۔[الذاریات:56]

اب سوال یہ ہے کہ ’’عبادت‘‘ کسے کہتے ہیں؟

عبادت در حقیقت دو چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے:

① اِمۡتِثَالُ الۡاَوَامِرۡ یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو بجالانا۔

② اِجۡتِنَابُ النَّوَاھِیۡ یعنی جن جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اُن سے باز آجانا۔

اس تمام تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس دنیا میں انسان کے آنے کا اصل مقصد، اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو بجالانا اور جن جن باتوں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ان سے بچنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے من جملہ احکامات میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ............

اللہ جلّ شانہ نے مسلمانوں کے لئے پاکیزہ غذاؤں کو حلال، اور گندی غذاؤں کو حرام فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں بھی بے شمار حکمتیں ہیں اور اتنی بات تو بالکل واضح ہے کہ ہر غذا کی تاثیر ہوتی ہے۔ حرام غذا سے جو جسم پرورش پاتا ہے وہ نہ صرف باطنی بلکہ ظاہری طور پر بھی بہت سی برائیوں اور بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مثلاً خنزیر حرص (لالچ)، بے حیائی، بے غیرتی اور نجاست خوری میں مشہور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو قومیں خنزیر کا گوشت کھاتی ہیں ان سے حیا اور عزّت و ناموس رخصت ہو جاتی ہے۔ غرض یہ کہ حق تعالیٰ جلّ شانہ نے بہت سی چیزوں کو حرام فرمایا کہ یہ چیزیں گندی اور ناپاک ہیں، ان کے استعمال سے انسان کا دل اور اس کی روح گندی اور ناپاک ہو جاتی ہے۔

حلال چیزوں کے کھانے سے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبّت پیدا ہوتی ہے اور حرام چیزوں کے استعمال سے دل سے اللہ تعالیٰ کی محبّت رخصت ہو جاتی ہے اور دل میں بجائے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے گناہ اور نافرمانی کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔

گندگی اور نجاست کا کیڑا گندگی ہی سے زندہ رہتا ہے، خوشبو سونگھ کر زندہ نہیں رہ سکتا۔........ (جاری ہے)

تقدیر کی حقیقت

فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۝ [الحشر:2]

''عبرت حاصل کرو اے عقل والو!''

اللہ تعالیٰ پہلی اُمّتوں کے جو واقعات بیان فرماتے ہیں تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ تم عبرت پکڑو ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی عذاب آجائے۔

بہت بڑا انعام اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے کہ اس نے ہمیں آخری اُمّت میں پیدا فرمادیا ہے کہ ہم پہلی اُمّتوں کے حالات سے عبرت پکڑ سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبرت نہیں بنایا بلکہ پہلی قوموں کو ہمارے لئے عبرت بنادیا، یہ اُن کا بہت بڑا احسان ہے۔

مصیبت کا علاج ہم پر جو مصیبت آتی ہے وہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے، اس کا علاج یہ ہے کہ گناہ چھوڑ دیں مصیبت ختم ہو جائے گی۔ ہماری گستاخیاں، غلطیاں اور گناہ تو بہت ہیں، اگر اللہ تعالیٰ اِن غلطیوں کی وجہ سے ہمیں پکڑتے تو ہم سب کو ہلاک کر دیتے مگر اللہ تعالیٰ ہمیں جو ہلاک نہیں فرماتے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہمیں ناواقف، کم سمجھ، کم عقل سمجھتے ہیں۔ کسی حاکم یا بادشاہ کے سامنے اگر کوئی کم علم یا کم سمجھ گستاخی یا غلطی کرتا ہے تو حاکم اسے پکڑتا نہیں کیوں کہ وہ اسے کم علم سمجھتا ہے۔

تقدیر..... مصائب کا علاج پھر حالات جیسے بھی پیش آتے ہیں اچھے یا بُرے، راحت والے یا تکلیف والے، ان سب کا علاج بھی ہمارے لئے یہ کر دیا کہ ''تقدیر'' سوچ لیا کرو۔ تقدیر کا مسئلہ ایسا ہے کہ اس کی وجہ سے اچھی حالت ہو تو زیادہ خوش نہیں ہوتا کہ ''تکبر'' شروع کر دے اور تکلیف والی حالت ہو تو زیادہ ''پریشان'' نہیں ہوتا کہ چلو تقدیر میں لکھا تھا ہو گیا۔

تقدیر..... مشکل ترین مسئلہ تقدیر کا مسئلہ مشکل تھا یہ سمجھ میں نہ آتا تھا لیکن چوں کہ اس کا فائدہ بہت زیادہ تھا اس لئے ہمیں بتلا دیا، تقدیر سے سہارا مل جاتا ہے۔ جب تقدیر میں ہمارا نیک ہونا لکھا ہے، تو ہم نیک عمل نہیں کرتے، ہم تو نیک ہی رہیں گے۔ تقدیر میں عذاب کا ہونا لکھا ہے پھر بھی ہم چپ کر کے بیٹھ جائیں کہ چلو یہ تو ہو کر ہی رہے گا، ہم کچھ نہیں کرتے۔ یہ سوچنا ''غلط'' ہے کیوں کہ تقدیر کے باوجود ہم مجبور نہیں ہیں۔

تقدیر کے مسئلہ کا بہترین حل ایک بہت بڑے عالم حضرت مولانا محمد شریف صاحب کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ اگر تقدیر کا مسئلہ سمجھنا ہو تو اس کا آخری حل یہ ہے کہ یوں سمجھئے کہ تقدیر کا مسئلہ اللہ تعالیٰ کی قوّتِ علمیّہ کا مسئلہ ہے، ان کا علم بہت زیادہ ہے اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے میں دیکھوں کہ کوئی آدمی اپنے ٹرنک میں کپڑے رکھ رہا ہے، میں کہہ دوں کہ آج اس نے سفر کرنا ہے تو اب کوئی

یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اس کو سفر کرنے پر مجبور کیا ہے، بلکہ میں نے اِن علامتوں سے جان لیا کہ آج اس نے سفر کرنا ہے۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ اپنی قوّتِ علمیّہ سے جان لیتے ہیں کہ اس بندہ نے یہ کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ جان کر اسے لکھ بھی دیا کہ ایسا کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے لکھنے سے مجبور نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنی قوّتِ علمیّہ سے جان لیا کہ یہ ایسا کرے گا، اللہ تعالیٰ نے اسے مجبور نہیں کیا بلکہ یہ جو کچھ کر رہا ہے اپنی مرضی سے کر رہا ہے۔ اس لئے تقدیر کے مسئلہ سے یہ سمجھنا کہ ہم مجبور ہو گئے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے، تقدیر کا مسئلہ مجبور نہیں کرتا، ہم اپنے اختیار سے اچھے یا بُرے کام کرتے ہیں۔

انسان کتنا مجبور ہے اور کتنا مختار؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ انسان مجبور ہے یا مختار ہے کہ اپنی مرضی سے سارے کام کرتا ہے؟ پوچھنے والا کھڑا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنا ایک پاؤں اُٹھاؤ، اس نے اُٹھا لیا، پھر فرمایا کہ دوسرا اُٹھاؤ، اس نے کہا دوسرا کیسے اُٹھاؤں نہیں اُٹھا سکتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ درجہ ہے بندہ کا کچھ مجبور ہے اور کچھ مختار ہے۔ اسی کو متکلمین نے فرمایا ہے کہ ''کسب'' انسان کرتا ہے اور اس کے بعد ''خلق'' اللہ تعالیٰ کرتے ہیں۔ (شرح عقیدۃ الطحاویۃ 247/1) جیسے آدمی گھر سے باہر نکلا اور اس نے مسجد جانے کا ارادہ کیا اور وہ مسجد پہنچ گیا اب یہ اس کا مسجد جانے کا ارادہ کرنا نہ کہ سینما گھر جانے کا اور مسجد پہنچنا یہ ''کسب'' ہے۔ اور جو وہ چلا کتنے قدم چھوٹے اور کتنے بڑے اور کتنی رگیں پھیلیں، کتنی سکڑیں یہ اس کو معلوم نہیں، معلوم ہوا کہ یہ ''خلق'' ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ کسب کی وجہ سے انسان پکڑا جاتا ہے کیوں کہ یہ اختیاری کام ہے، اگر انسان اچھی چیز کا کسب کرے گا تو ثواب ہوگا، اگر غلط چیز کا کسب کرے گا تو عذاب ہوگا اور کسب وخلق دونوں سے کام چلتا ہے۔ خلق انسان کے اختیار میں نہیں ہے اور کسب چوں کہ اختیاری ہے اسی لئے اختیاری کاموں پر پکڑ ہے غیر اختیاری کاموں پر پکڑ نہیں ہے

دنیا میں آنے کا مقصد ہم دنیا میں اچھے کام کرنے اور اللہ تعالیٰ سے قرب بڑھانے کے لئے آئے ہیں۔ کچھ تعلق تو ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی تھا،

جب اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو عالمِ ارواح میں جمع کر کے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ تو سب روحوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں۔ معلوم ہوا کہ تعلق پہلے سے تھا تو اس قرب کو بڑھانے کے لئے دنیا میں بھیج دیا۔

ہم اس دنیا میں آ کر اگر نیکی کر رہے ہیں تو اپنے مقصد میں کامیاب ہیں اور اگر گناہ کر رہے ہیں تو اپنے مقصد کو بھول رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی میں لگے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اخذ وترتیب
مولانا زین العابدین صاحب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

از مدیر
ماہ نامہ علم وعمل لاہور

کیا موبائل قرآن سے زیادہ عزیز ہے؟.. نہیں... تو پھر

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

ہم لوگ اپنے موبائل میں روزانہ اِن باکس (inbox) کھول کر میسج (message) چیک کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی حالت میں غور وفکر کر کے اپنی اصلاح کرنی چاہئے... مسلمانوں میں قرآن کریم کم پڑھے جانے کا افسوس وغم ابھی ہلکا نہ ہوا تھا کہ ساتھ یہ بات سن کر حیرت وافسوس وغم دُہرا ہوگیا کہ ہر شخص اپنے موبائل میں روزانہ اِن بکس (inbox) ایک مرتبہ نہیں کئی بار کھول کر دیکھتا ہے کہ مجھے کس نے کیا میسج (message) پیغام بھیجا ہے۔

پھر بعض لوگوں کا تو کام ہی یہی ہے کہ میسج (message) ہی میسج کیے جاتے ہیں، پیکج کروا رکھے ہوتے ہیں۔ ارے بھائیو، دوستو، بزرگو، ماؤں اور بہنو! کبھی یہ سوچا ہے کہ ہم روزانہ قرآن کریم کھولا کریں، پڑھا کریں، سیکھا کریں، عمل کیا کریں، پڑھایا کریں، پھر صحیح سمجھ کر آگے قرآن کریم کا پیغام فارورڈ forward (بھیجا) کریں۔ آیئے! ہم غور کریں کہ قرآن کریم نے ہمیں کیا کیا میسج دیئے ہیں؟ یہ میسج (پیغام) تو لاکھوں میں ہیں کچھ واضح احکام ہیں کچھ اشارے ہیں۔

جو عالم نہ ہو اسے چاہئے کہ کسی عالمِ دین سے وقت لے کر تھوڑا تھوڑا قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ لیا کرے خود اُردو ترجمہ نکال کر احکامات سمجھنا عام آدمی کے بس میں نہیں ہوتا اس میں غلطی بھی لگ سکتی ہے اور شکوک وشبہات میں پڑسکتا ہے۔

میسجِ قرآن: (1) زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ [الاسراء:32] (2) یتیم کے مال کے قریب بھی مت جاؤ مگر یہ کہ بہت اچھے طریقے سے (یعنی اس کا فائدہ کرسکو)۔ [الاسراء:34] (3) کسی کو ناحق قتل نہ کرو۔ [الاسراء:33] (4) غربت کے ڈر سے اولاد کو قتل (یا حمل کو ضائع) مت کرو۔ [الاسراء:31] (5) ایک دوسرے کی غیبت مت کیا کرو۔ [الحجرات:12] (6) اپنے رب سے معافی مانگو پھر اسی کی طرف رجوع کر رکھو۔ [ھود:90] (7) ظالموں کی طرف میلان وجھکاؤ مت رکھو۔ [ھود:113] اللہ تعالیٰ ہمیں دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین

ثم آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

موبائل میں حد سے زیادہ مصروف ہونا کمال نہیں بلکہ کم سمجھی ہے۔ (ادارہ)

انسان کی چار بری خصلتیں اور ان کا علاج

مرسلہ: محمد قاسم، لاہور

انسان عناصرِ اربعہ (یعنی چار مادوں) 1 ہوا 2 پانی 3 مٹی 4 اور آگ سے مل کر بنا ہے اور عناصرِ اربعہ (یعنی چار مادوں) میں سے ہر ایک کی اپنی الگ الگ تاثیر ہے:

ہوا کے اندر ''برتری اور امتیاز'' کی تاثیر ہے، پانی کے اندر ''حرص (لالچ)'' کی تاثیر ہے، مٹی کے اندر ''بُخل'' کی تاثیر ہے اور آگ کے اندر ''کِبر'' یعنی تکبر کی۔ (تعمیرِ انسانیت 146/1)

چناں چہ ہر انسان میں پیدا ہوتے ہی چار عیب پائے جاتے ہیں: 1 کِبر (تکبر)، 2 حرص (لالچ)، 3 بُخل اور 4 برتری۔

اللہ تعالیٰ نے ان چار بُری خصلتوں کا علاج بھی تجویز فرمایا ہے۔ اگر انسان وہ تجویز شدہ نسخے استعمال کرتا رہے تب جا کر صحیح معنیٰ میں وہ ''انسان'' کہلانے کا مستحق بنتا ہے۔

حرص کا علاج...روزے کے ساتھ کیا ہے، اور تکبر کا علاج........نماز کے ساتھ کیا ہے، اور بُخل کا علاج.......زکوٰۃ کے ساتھ کیا ہے، اور برتری کا علاج.........حج کے ساتھ کیا ہے۔

اسی لئے مشائخ عظام فرماتے ہیں کہ جو نماز پڑھے اور تکبر اس کا ختم نہ ہو اس کی نماز ناقص ہے، اور جو حج کرے اور برتری کی بُری خصلت اس سے دور نہ ہو تو اس کا حج مقبول نہیں، اور جو روزہ رکھے پھر بھی اس کے اندر سے حرص (لالچ) ختم نہ ہو تو اس کا روزہ کامل نہیں، اور جو زکوٰۃ ادا کرے پھر بھی بُخل (کنجوسی) اس سے ختم نہ ہو تو اس کی زکوٰۃ میں نقص ہے۔ ورنہ یہ چار نسخے ان چار بُری خصلتوں کو دور کرنے کے لئے ایسے تیر بہ ہدف ہیں کہ پوری دنیا کے انسان ان بُری خصلتوں کے دور کرنے کے لئے اس سے بہتر نسخے پیش نہ کر سکے ہیں اور نہ ہی کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سے ان چار بُری خصلتوں کو دور فرمائے۔ آمین

ہر چیز میں تین درجے ہیں

1 آسائش 2 آرائش 3 نمائش۔

آسائش: تو ہر ایک کے لئے مستحب ہے۔

آرائش یا زیبائش میں اگر گناہ کا مثلاً بلا ضرورت قرض وغیرہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے تو یہ بھی مباح (جائز) ہے مگر اس کو چھوڑنا بہتر ہے۔

نمائش: جس میں دکھلاوا، تکبر، عُجب (خود بینی) اور فخر ہوتا ہے یہ حرام ہے۔

اب اس کا فیصلہ ہر شخص کے اوپر ہے کہ اس کی نیّت کیا ہے، اگر دل میں غور کر کے یہ دیکھے کہ یہ کام میں نے نمائش کے لئے کیا ہے تو تاویل کر کے اس کو آرائش میں داخل نہ کرے مگر اس کے ساتھ دوسرے کے فعل کو بھی خوامخواہ گناہ میں داخل نہ کرے کہ ہر ایک کے فعل کو نمائش پر محمول کرنے لگے بلکہ نیک گمان رکھے۔

(دعوت وتبلیغ، وعظ: ضرورتِ تبلیغ، ص:288)

حدیث: اللہ تعالیٰ اس آنکھ پر رحم فرمائے جو اس کے راستے میں جاگتی ہے۔ (جامع الاحادیث: 45095)

نئے سال کا جشن..... کفّار کی مشابہت

مولانا محمد طیب الیاس صاحب
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیو ائیر نائٹ 31 دسمبر کی رات لوگ جاگتے ہیں اور نیا سال آنے کی خوشی میں خوب تیاریاں کرتے رہتے ہیں، جوں ہی رات کو 12 کے ہندسہ پر سوئی آتی ہے اور اگلے سال کا پہلا گھنٹہ شروع ہوتا ہے، تو نئے سال کی آمد میں تقریبات کا آغاز ہو جاتا ہے۔ مغرب زدہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں نئے سال کو منانے شہر کی اہم شاہراہوں پر نکل آتے ہیں، رقص کرتے ہیں، شراب پیتے ہیں اور بد مستی میں بہت سوں کی عزّت پر حملہ کیا جاتا ہے، غرض ہلڑ بازی اور شور شرابہ کر کے نئے سال کو خوشی کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے۔

اسی طرح ہوٹلوں کے اندر بھی ایسے ہی بے ہودہ پروگرام منعقد کیئے جاتے ہیں۔

غیر اسلامی تہوار مستی میں ڈوبے نوجوان ذرا نہیں سوچتے کہ یہ تہوار مسلمانوں کا نہیں بلکہ کافروں کا ہے، زمانہ تو یوں ہی اپنی رفتار چل رہا ہے، خوشی کا ہے کی؟

کیا اپنی زندگی کا ایک سال مزید کم ہونے کی؟ کیا اپنی موت کے قریب آنے کی؟ کیوں کہ جوں جوں انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے توں توں موت اس کے استقبال کے لئے قریب آتی جاتی ہے۔

ہر کوئی مستِ ذوقِ تن آسانی ہے
تم مسلمان ہو یہ اندازِ مسلمانی ہے

نیز میڈیا پر ''نیا سال مبارک'' کا شور برپا رہتا ہے اور موبائلز پر بھی سال کی خوشی میں نیک تمناؤں کا اظہار کیا جاتا ہے۔

کفار کی مشابہت یاد رکھئے! نئے سال کا یہ جشن New year Night گناہوں کا مجموعہ اور سراسر خرافات پر مبنی ایک غیر اسلامی تہوار ہے اور غیر مسلموں کی مشابہت ہے جس کی ہمارے دین میں قطعاً گنجائش نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے **فرمایا** ''جو لوگ میرے حکم کی مخالفت کریں ذلّت ورسوائی ان کا مقدّر ہے اور جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انھی میں سے ہے''۔ [مسندِ احمد: 5667]

امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ، سنتِ رسول اللہ ﷺ اور اجماع سے ثابت ہے کہ کفار کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے اور ان کی مشابہت اختیار کرنے سے مکمل طور پر منع کیا گیا ہے کیوں کہ ظاہری چیزوں میں مشابہت اختیار کرنے سے باطنی طور پر مؤدت ومحبت کی صورت پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا کافروں

کی مشابہت حرام ہے۔

(اقامۃ الدلیل علی ابطال التحلیل 473/3)

ہمارے نبی پاک ﷺ نے اپنے تہذیبی تشخص ومعیار کو الگ وممتاز رکھنے کا حکم **فرمایا** ''مشرکین کے خلاف طرزِ عمل اختیار کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ''۔

[بخاری:5553، مسلم:625]

فرمایا ''تم راہبوں جیسا لباس پہننے سے بچو، جو شخص ان جیسا لباس پہنے یا ان سے مشابہت اختیار کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں''۔

[طبرانی اوسط:3909]

فرمایا ''اہلِ کتاب اور ہمارے روزوں میں فرق یہ ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ سحری نہیں کھاتے''۔ [مسلم:2604]

فرمایا ''دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک مسلمان افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کیوں کہ یہود ونصاریٰ اسے مؤخر کردیتے ہیں''۔ [ابوداؤد:2355، مسند احمد:9810]

فرمایا ''تم یہودیوں کی طرح سلام نہ کرو وہ سر، ہاتھ، اور اشارہ سے سلام کرتے ہیں''۔

[فتح الباری 14/11]

مرض الموت میں آپ ﷺ نے **فرمایا**:

''یہود ونصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا...

تم میری قبر کو بت نہ بنالینا''۔ [بخاری:4441]

نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگوں کو دو تہوار مناتے دیکھا، پوچھا یہ کیا؟

انہوں نے کہا ہم ان دنوں میں کھیلتے ہیں اور ہنسی خوشی مناتے ہیں۔

آپ ﷺ نے **فرمایا** اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان سے بہتر دو دن دیئے ہیں:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ [نسائی:1556]

تو ہمارے لئے خوشی کے دن تو عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں، اور اس میں بھی یہ نہیں ہے کہ جو مرضی میں آئے کرتے جاؤ اور شریعت کے حکموں کا خیال نہ کرو بلکہ ان دنوں میں بھی تکبیرات زائد رکھ کر ہمیں شکر کرنے کی رغبت دلائی ہے۔

جب کوئی مرد یا عورت غیر مسلموں کی نقالی اور رِیس کرنے لگتا ہے تو آہستہ آہستہ وہ ان کے عمل کو بھی پسند کرنے لگتا ہے اور اپنے دین و شریعت کے احکام چھوڑ کر کافروں کی فرماں برداری میں لگ جاتا ہے، انہی کی اداؤں کو پسند کرنے لگتا ہے اور اسے یہ احساس ہی نہیں رہتا کہ ہمارا دین اس سلسلہ میں کس قدر حساس ہے کہ غیر مسلم تو دور رہے وہ تو خود مسلمانوں کے اندر بھی مرد وعورت کے لئے اپنی الگ الگ شناخت قائم رکھنے کا حکم دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پکّا سچّا مسلمان بنائے۔ آمین

 حدیث: بہت بڑا گناہ اور جرم یہ ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزّت کی دھجیاں ناحق بکھیر دے۔ (تاریخ بخاری 423/6)

بے دینی کی طوفانی موجیں

مولانا محمد فہیم عثمانی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

اس وقت ہم مسلمان مجموعی اعتبار سے جس تیزی سے لادینی اَقدار، ذہنی اِرتداد اور فکری اِنتشار کا شکار ہوتے چلے جارہے ہیں وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ شاید ہی کوئی گناہ ایسا ہو جس میں ہم اجتماعی طور پر مبتلا نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے فرار اب دین سے بے زاری کی حد تک پہنچ گیا ہے۔

اب ہمارا حال یہ ہے کہ ہم شر اور بُرائی کی طرف تو بن بلائے دوڑ دوڑ کر جاتے ہیں لیکن خیر اور بھلائی کی طرف بلائے سے بھی نہیں آتے۔ کوئی ناچ رنگ کی محفل ہو تو بغیر کسی اہتمام کے جماعت در جماعت جمع ہو جاتے ہیں لیکن اگر وعظ و نصیحت کی مجلس ہو تو ہزار اہتمام کے باوجود بھی کوئی اِکّا دُکّا ہی ہم میں سے جمع ہو پاتا ہے۔ کوئی شخص کسی بری رسم کی بنیاد ڈالے تو دیکھتے ہی دیکھتے بغیر کسی کوشش کے وہ ہم میں اس قدر رواج پاتی ہے کہ ہماری عادتِ ثانیہ بن جاتی ہے، لیکن اس کے مقابلہ میں کوئی نیک کام کی بنیاد ڈالے تو انتہائی کوشش کے باوجود برسوں میں بھی وہ نیک کام ہمارے درمیان خاطر خواہ فروغ نہیں پاتا۔

حرام کمائی کے مواقع ملیں تو ہم ٹوٹ ٹوٹ پڑتے ہیں لیکن حلال کمائی کے ہزار مواقع مہیا کیئے جائیں تو انتہائی کوشش کے باوجود بھی ہم میں سے کوئی اس کی طرف راغب نہیں ہوتا۔

یہ صورتِ حال دیکھ کر ایسا گمان ہوتا ہے ہم گناہ کو گناہ سمجھنا ہی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ یوں تو زندگی کے ہر شعبہ میں ہمارا طرزِ عمل اسی بات کا آئینہ دار ہے لیکن حلال و حرام کمائی کے درمیان تمیز کے معاملہ میں تو ہم تمام حدود سے تجاوز کر گئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے تو صرف اتنا ہی فرمایا تھا کہ: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جب آدمی یہ پرواہ ہی نہ کرے گا کہ جو کچھ اس نے لیا ہے وہ حلال سے ہے یا حرام سے“۔ [بخاری: 1977]

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس سے بھی کچھ آگے ہی ہیں۔ اب لوگ صبح کو حصولِ روزگار کے لئے نکلتے ہیں تو باقاعدہ حرام کمائی کا ارادہ لے کر نکلتے ہیں، اور پہلے سے منصوبے بناتے ہیں کہ کس کس طرح سود اور قمار (جوا) کا کاروبار کیا جائے، کون کون سے طریقے چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کے اختیار کیئے جائیں، کن کن چیزوں میں ملاوٹ کر کے دولت سمیٹی جائے اور کس کس راستہ سے رشوت کمائی جائے۔ بالکل ایسا لگتا ہے جیسے ہم نے حرام کو حرام سمجھنا ہی چھوڑ دیا ہے بلکہ ہم نے جیسے حرام کو حلال بنا لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ پورے دین پر عمل کی توفیق دیں آمین

یہ دل بُرے خیالات کی گزرگاہ نہیں۔ (تفسیر ابنِ کثیر 317/5)

مقامِ صحابہ کرام ؓ

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو!

میرے صحابہ کے متعلق، اُن کو میرے بعد (طعن و تشنیع) کا نشانہ مت بنانا، جو اُن سے محبّت کرے گا وہ میرے ساتھ محبّت کی وجہ سے محبّت کرے گا اور جو اُن سے بغض رکھے گا وہ میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے بغض رکھے گا، جس نے مجھے اِیذاء (تکلیف) دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اِیذاء (تکلیف) دی اور جو اللہ کو اِیذا (تکلیف) دیتا ہے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پکڑ لے۔ [ترمذی 226/2]

مرسلہ: محمد طیب طوفانی، سرائے نورنگ

نصیحت کی باتیں

- .....محنت سے جی چرانے والے کبھی ترقّی کی منزلیں طے نہیں کر پاتے۔
- .....خوش کلامی ایک ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مُرجھاتا۔
- .....اپنا اندازِ گفتگو نرم رکھئے کیوں کہ لہجہ کا اثر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے۔
- .....خوش رہنا چاہتے ہیں تو دوسروں کو خوش رکھئے۔ (بکھرے موتی 27/5)

مرسلہ: حافظ محمد ابوبکر۔ لاہور

نماز سے محبت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ’’رسول اللہ ﷺ ہم سے گفتگو فرمارہے ہوتے تھے اور ہم آپ ﷺ سے گفتگو کرتے تھے لیکن جوں ہی اذان کی آواز آتی تو آپ ﷺ یوں ہوجاتے تھے گویا ہمیں پہچانتے ہی نہ ہوں اور ہمیں بھی ایسا لگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے آپ ﷺ ہم کو نہیں پہچانتے۔‘‘ (احیاء علوم الدین 150/1)

مرسلہ: م۔ع صدیقی

اشعار

غیروں سے مانگا کچھ نہ ملا ذلّت ملی
اللہ تعالیٰ سے مانگا سب کچھ ملا، عزّت ملی
اے مانگنے والے مانگ اسی سے تو بھی
جو دیتا ہے خوشی سے پھر کہتا نہیں کسی سے

مرسلہ: اُمّ قانتہ، لاہور

ایک قیمتی بات

حاکم وقت ایک دریا کی مانند ہے اور رِعایا چھوٹی ندیاں، اگر دریا کا پانی میٹھا ہوگا تو ندیاں بھی میٹھا پانی دیں گی اور اگر دریا کا پانی تلخ ہوگا تو لازماً ندیوں کا پانی بھی تلخ ہوگا۔

(بکھرے موتی: 207)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک تحقیقی، مدلل اور ماشاء اللہ تعالیٰ باحوالہ مضمون

از مدیر ماہنامہ علم وعمل لاہور
ateeqlahore@gmail.com

شلوار کا ٹخنوں سے نیچے کرنا ہی تکبر ہے

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن۔

بخاری شریف کی روایت ہے جو قرآن کریم جیسی پکی بات ہے کہ ''جو (مرد) شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھے گا، اس کے پاؤں جہنم کی آگ میں جلیں گے'' اگر اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے معاف نہ فرمایا۔ [بخاری 5450]

1 اتنی مضبوط، پکّی اور صحیح حدیث میں سخت وعید کے باوجود ہم مسلمان لوگ ٹخنے ڈھانپ کر رکھتے ہیں، کتنے افسوس کی بات ہے۔ بس فیشن ہے جو چھوٹنے نہ پائے اور لوگوں کے اس کہنے سے ڈر جاتا ہے کہ لوگ کہیں گے صوفی بن گیا، تیری عمر ہی کیا ہے جو تو ابھی سے نیک بن گیا۔

2 دوسری بات یہ ذہن میں رکھئے کہ شلوار، قمیص، جُبّہ، قُبّہ، چوغہ، چادر جو بھی اُوڑھ کر ٹخنے ڈھانپے گئے تو یہ گناہ اور عذاب پاؤں پر لاگو ہے۔

بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہماری تکبر کی نیّت نہیں ہوتی لہٰذا ہمارے لئے کوئی حرج نہیں۔ یاد رکھئے! صحیح احادیث سے یہی بات ثابت ہے کہ شلوار کا ٹخنوں سے نیچا کرنا ہی تکبر ہے۔ نیز شریعت کے مسئلے ٹھوس ہوتے ہیں جیسے نیند آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، اب یہ پتہ لگانا مشکل ہے کہ نیند میں کس کی ہوا خارج ہوئی کس کی نہیں؟ شریعت نے ٹھوس حکم دیا ہے کہ جو سویا اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ اسی طرح کسی کو سفر میں تکلیف ہوتی ہے کسی کو نہیں؟ یہ پتہ چلانا مشکل تھا اس لئے شریعت نے ٹھوس حکم دیا کہ جو شخص بھی (امیر ہو یا غریب) 48 میل ($77\frac{1}{2}$ کلومیٹر) سفر کرے اس پر سفر کے احکام لاگو ہوں گے۔ اسی طرح شلوار ٹخنوں سے نیچے کرنے میں بھی کس کی تکبر کی نیت ہے کس کی نہیں؟ یہ پتہ چلانا مشکل ہے لہٰذا شریعت کا ٹھوس مسئلہ ہے کہ شلوار کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ہی تکبر ہے اور حدیث شریف میں صاف یہی بات بتادی گئی ہے کہ ٹخنے سے نیچے شلوار کا کرنا ہی تکبر ہے۔ [ابوداؤد 208/2]

ٹخنے ڈھانپنے پر عذاب اور سزائیں

1 احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں شلوار وغیرہ کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ''تکبر'' شمار کیا گیا ہے۔ اور حدیث میں ہے جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنّت میں نہ جائے گا۔ [مسلم: 277] تو سمجھدار ہوکر کیوں جنّت سے اپنا داخلہ روکتے ہیں؟

2 ٹخنے ڈھانپنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی جب کہ ٹخنے ڈھانپ کر نماز پڑھے۔ [ابوداؤد 209/2]

3 اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ شبِ برأت کے موقع پر ٹخنے ڈھانپنے والے پر نظرِ رحمت نہیں فرماتے۔ (الزواجر 133/1)

فیشن کو چھوڑیئے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ٹخنے ننگے رکھنے کی عادت ڈالئے۔ (ادارہ)

④ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم کے سامنے اپنے تہہ بند کو نیچے لٹکا تا تھا اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ [بخاری 861/2، عمدۃ القاری 298/1]

⑤ اللہ تعالیٰ ٹخنے ڈھانپنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔ [نسائی 264/2]

⑥ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں پر نظرِ رحمت و نظرِ عنایت نہ فرمائیں گے، نہ ہی ان سے کلام فرمائیں گے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے، بلکہ ایسوں کو دردناک عذاب دیں گے، ان تین میں سے ① ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو احسان جتلاتے رہتے ہیں۔ ② دوسرے وہ لوگ ہیں جو جھوٹی قسم کے ذریعہ سودا فروخت کرتے ہیں۔ ③ تیسرے وہ لوگ ہیں جو شلوار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے ہیں۔ [ابوداؤد 209/2]

⑦ نماز میں شلوار وغیرہ سے ٹخنے ڈھانپنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ وہ کسی حلال میں ہے نہ ہی حرام میں۔ [ابوداؤد 93/1] یعنی یہ شخص جائز و ناجائز کی پرواہ کیئے بغیر عمل کیئے جارہا ہے۔

شلوار وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچا کرنے میں بیک وقت دس گناہ پائے جاتے ہیں

شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنا..... کھڑے ہونے کی حالت میں، چلنے کی حالت میں اور رکوع کی حالت میں گناہ ہے۔ مفسرینِ کرام محدثینِ عظام اور فقہائے اُمّت سب کے نزدیک یہ عمل گناہ ہے۔ یہ گناہ کیوں ہے؟ اس کا جواب دینا تو نہیں چاہئے بس شریعت نے گناہ قرار دے دیا اس لئے گناہ ہے۔ کبھی ڈاکٹر سے پوچھتے ہیں کہ یہ دوائی کیوں بتلائی اس میں کیا حکمت ہے، دوسری کیوں نہ بتلادی؟ تاہم شریعت کے گناہ کہنے کی وجہ سے یہ گناہ ہے اور اس میں بہت سے مزید گناہ بھی شامل ہوجاتے ہیں اس لئے یہ کبیرہ گناہ بنا۔ ① مَظَنَّةُ الْخُیَلَاءِ: شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنے والے کے متعلق ہر وقت متکبر ہونے کا گمان رہتا ہے۔ (فتح الباری 371/12) (حوالہ بالا)

② اِسْرَاف: شلوار وغیرہ کا جو حصّہ ٹخنوں پر ہے یا ٹخنوں سے نیچے ہے وہ فضول خرچی میں شامل ہے۔

③ تَشَبُّه بِالنِّسَاءِ: عورتوں کو ٹخنے ڈھانپنے کا حکم ہے، جب مرد ٹخنے ڈھانپنے لگیں گے تو وہ عورتوں جیسا کام کرنے والوں میں شمار ہوں گے اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والوں پر جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ (فتح الباری 773/12)

④ سَبَبُ الْخُیَلَاءِ: جہاں کسی چیز کا مسبب مخفی ہو تو وہاں شریعت کا قانون ہے کہ سبب کو مسبب کے قائم رکھ کر حکم لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے سفر کی مشقت مخفی ہے لہٰذا مطلقاً 48 میل والے سفر کو ہی مشقت کے قائم مقام کر کے سفری احکام لاگو کردیئے اسی طرح یہاں تکبر مخفی ہے لہٰذا شلوار کو ٹخنوں

سے نیچے کرنے میں تکبر کا حکم لازمی لاگو ہوگا۔ خلاصہ یہ نکلا کہ چوتھا گناہ "تکبر" ہے۔

5 اِصْرَارُ عَلَى الْمَعْصِيَةِ: گناہ پر پختہ رہنا اور بار بار کرنا، یہ کبیرہ گناہ ہے۔

6 تَخْفِيْفُ الْمَعْصِيَةِ: بہت سے لوگ اِس کو گناہ ہی نہیں سمجھتے اور بعض گناہ سمجھتے ہیں مگر ہلکا اور معمولی سا۔ یاد رکھئے! کسی گناہ کو گناہ نہ سمجھنا یا ہلکا سمجھنا کفر تک لے جاتا ہے۔[مسلم:275]

7 تَشَبُّه بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْفُسَّاقِ وَالْكُفَّارِ: کافروں، گناہ گاروں اور متکبروں کے لباس سے مشابہت کا گناہ مفت میں حاصل کیا جاتا ہے۔(التعلیق المحمود حاشیہ ابی داوٗد 209/2)

8 اِظْهَارُ الْمَعْصِيَةِ وَتَائِيْدُ الْفِسْقِ: گناہ کا ظاہر کرنا بھی گناہ ہے اور اس میں گناہ کی تائید بھی پائی جاتی ہے کہ کوئی بھی دیکھا دیکھی جب ایسا کرے گا تو اس کا گناہ بھی اس کو ملے گا۔

9 اِيْذَاءُ الرَّجُلِ الصَّالِح: نیک آدمی کو شلوار ٹخنوں سے نیچے دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے اور اس تکلیف کا باعث بھی شلوار ٹخنوں سے نیچے کرنے والا ہے۔ 10 درزی کا لمبی شلوار سینا گناہ ہے۔

11 شلوار کو ناپاکی اور نجاست لگنے کا ہر وقت خطرہ لگا رہتا ہے۔ مزید تفصیل درکار ہو تو.......

مدیر ماہ نامہ علم وعمل لاہور کا رسالہ "ٹخنے ڈھانپنے کا عذاب" ماشاء اللہ تعالیٰ با حوالہ با تحقیق ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس گناہ بے لذّت سے محفوظ فرمائیں آمین ثم آمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

جدید دینی لائبریری کا قیام

اس مدرسہ میں الحمدللہ لائبریری کا شعبہ بھی موجود ہے مگر بہت محدود ہے۔

اب دورِ حاضر کے جدید تقاضوں کے مطابق لائبریری میں بہتری واضافہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اہلِ ثروت ومخیّر حضرات اس سلسلہ میں اپنا تعاون نئی یا پرانی دینی کتب یا کمپیوٹر لیب کے لئے جدید کمپیوٹر وغیرہ عطیہ کر کے بہت بڑی دینی، اصلاحی خدمت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ یہ اشاعتِ دین کی ایک اعلیٰ صورت بھی ہے اور صدقۂ جاریہ کا بہترین موقع بھی۔

از ادارہ

سر درد... اسباب اور علاج

حکیم نذیر احمد شیخ 0300-9371907

سر میں درد کیوں ہوتا ہے؟

جب کسی بھی وجہ سے دماغ میں خون کی مقدار کم پہنچے تو اس کی پرورش میں خلل آجاتا ہے اور دماغ کی قوتیں کمزور پڑجاتی ہیں، لہٰذا معمولی دماغی محنت، شوروغل، چیخ وپکار کو بھی دماغ برداشت نہیں کرسکتا، نتیجے کے طور پر سر میں درد ہوجاتا ہے۔

دماغ کی کمزوری کی وجہ سے سر میں درد کا ہونا تو ایک یقینی امر ہے، اس کے علاوہ اس درد کی اور بھی بہت سی وجوہات ہیں مثلاً بلوغت کے فوری بعد نوجوانوں کی غیر فطری حرکتیں، نشہ کا استعمال، نکسیر پھوٹنا، سر پر چوٹ لگنا، طبیعت کا حساس ہونا، عورتوں میں ماہانہ نظام کی خرابی، لیکوریا، ذہنی کام کا دباؤ، تفکرات (ٹینشن)، طبیعت کا چڑچڑاپن، جسمانی کمزوری، بھوک کی کمی اور غذا کا جسم کو نہ لگنا، کوئی حادثہ یا کسی قریبی عزیز کا انتقال، خوش حالی کا اچانک بدحالی میں تبدیل ہوجانا، معاشی تنگی، جھگڑا وفساد، مسلسل ناکامی، مالی نقصان، شادی میں تاخیر کرنا، بلڈ پریشر کا اکثر بڑھتے رہنا، پُرسکون نیند نہ آنا، موٹاپا، نظر کی کمزوری وغیرہ۔

آج کل اکثر ہر گھر میں کسی نہ کسی کو کوئی نہ کوئی مسئلہ درپیش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی اپنی قوتِ مدافعت اور برداشت جسم میں رکھی ہوئی ہے، کچھ لوگ بڑے سے بڑے مسئلہ کو حکمتِ عملی سے حل کرلیتے ہیں اور دماغ پر کوئی اثر اور بوجھ نہیں لیتے، جب کہ کچھ لوگ کمزور اعصاب کے مالک ہوتے ہیں، وہ معمولی اور چھوٹی سی بات کو سر پر سوار کرلیتے ہیں اور تانے بانے بُنتے رہتے ہیں نتیجتاً خود بھی پریشان ہوتے ہیں اور دوسروں کے بھی ناک میں دم کیئے رکھتے ہیں۔

علاج

ہر آدمی کی اپنی حالت اور کیفیت کے مطابق علاج تجویز کرنا چاہیئے۔

بہرحال سات عدد بادام دو چمچ خالص شہد میں رات کو بھگودیں صبح نہار منہ بادام کھالیں اور اسی شہد سے ناشتہ کریں۔

مزید علاج کے لیئے درج نمبر پر رجوع کریں۔

دردِ سر کا روحانی علاج

1. سورۂ کوثر سات بار پڑھ کر دم کرنے سے سر درد جاتا رہتا ہے۔
2. سورۂ والعصر تین مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے۔ (گنجینۂ اسرار، ص:122)

حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ

مولانا محمد شریف صاحب، کشمیری

نام و نسب نام: مقداد، کنیت: ابوالاسود، والد کا نام: عمرو کندی۔

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اصل "بھراء" کے رہنے والے تھے چوں کہ خاندان کے ایک فرد نے خوں ریزی کی تھی اس لئے انتقام کے خوف سے "کِندہ" چلے آئے تھے لیکن یہاں بھی یہی مصیبت پیش آئی بالآخر مکّہ آ کر اسود بن عبد یغوث کے خاندان سے حلیفانہ تعلق پیدا کرلیا، چناں چہ عمرو کے بجائے "اسود" ہی کے انتساب سے مشہور ہوئے۔(اسد الغابۃ 244/3)

قبولِ اسلام: جوں ہی توحید کی آواز کانوں میں پڑی تو اِس آواز نے اُن کو اسلام کا شیدائی بنا دیا، یہ وہ زمانہ تھا جب مکّہ میں توحید کا بول بولنا شدید ترین جُرم خیال کیا جاتا تھا لیکن حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے بے بسی اور غریب الوطنی کے باوجود حق کی آواز کو چھپانا گوارا نہ کیا، چناں چہ ان سات بزرگوں کی صف میں شامل ہوئے جنہوں نے ابتداء ہی میں اسلام کے حلقہ میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔(اسد الغابۃ 245/3)

ھجرت: اس حق پسندی کے نتیجہ میں طرح طرح کے مصائب و مظالم کا نشانہ بنائے گئے یہاں تک کہ صبر و تحمل کا پیمانہ لب ریز ہو گیا اور مکّہ چھوڑ کر حبشہ کا رُخ کرلیا۔ کچھ دنوں بعد سرزمینِ حبشہ سے واپسی ہوئی تو کچھ عرصہ کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اس طرح دونوں ہجرتوں کی سعادتوں سے مالا مال ہوئے۔

(اسد الغابۃ 244/3)

غزوات: ۲ھ غزوۂ بدر میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے بڑے جوش و جذبے کے ساتھ اپنی جان نثاری کا ثبوت دیا، حضرت مقداد رضی اللہ عنہ تیراندازی، نیزہ بازی اور شہہ سواری میں کمال مہارت رکھتے تھے غزوۂ بدر کے علاوہ اُحد، خندق اور تمام دوسرے مشہور معرکوں میں بہادری کے ساتھ لڑے۔[مستدرکِ حاکم 348/3]

اس کے علاوہ مصر کی فتح میں بھی نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

اَخلاق: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ عمدہ اَخلاق کے مالک تھے، سپاہیانہ سادگی، صاف گوئی اور ملن ساری کے ساتھ زندہ دلی اور حاضر جوابی کے اوصاف سے متصف تھے، خوشامد والی تعریف و توصیف سے سخت نفرت تھے۔

ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دربار میں چند آدمیوں نے ان کے سامنے تعریف شروع کردی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ چاپلوسی پر اس قدر

ناراض ہوئے کہ ان کے منہ پر خاک ڈالنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مقداد یہ کیا ہے؟ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بولے رسول اللہ ﷺ نے ہم حکم دیا ہے کہ خوشامدیوں کے منہ میں خاک بھر دو۔ [مسندِ احمد بن حنبل 5/4]

نکاح: ضباعۃ بنت زبیر نبی علیہ السلام کی چچازاد سے مقداد کا نکاح ہوا جس سے عبداللہ بیٹا اور کریمہ بیٹی پیدا ہوئی۔ (اسد الغابۃ 378/3)

وفات: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑا تھا، بڑھاپے میں یہ مرض زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوا چناں چہ اسی حالت میں مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر مقامِ جرف میں ۳۳ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

خود حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

عمر کم و بیش ستر سال پائی۔ (الاصابۃ 455/3)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین

بقیہ ..... فہمِ قرآن

ہم نے محمد ﷺ کو جاہل اور احمق کہا نعوذ باللہ! اب دیکھیئے! رَاعِنَا ادا کرنے میں ایک ہی لفظ ہے مگر یہودی اپنی لغت کے مطابق مراد لیتے تھے (2) یا رَاعِنَا کو ''رَعُوْنَت'' سے لیتے تو معنیٰ جاہل اور احمق ہو جاتا اور حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رَاعِنَا سے مراد رعایت لیتے یعنی ہماری شفقت فرمایئے۔ (3) یا یہودی اس کو ذرا کھینچ کر رَاعِیْنَا پڑھتے جس کا معنیٰ ہے: ''اے ہمارے چرواہے!''۔ معاذاللہ

باطل فرقہ کی تائید اور مشابہت سے بچیئے

ایسا لفظ بولنا کہ جس سے کسی باطل فرقہ کی تائید ہو یہ درست نہیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم رَاعِنَا نہ کہو اُنْظُرْنَا کہو یعنی کہ حضرت! ہماری طرف نظرِ شفقت فرمایئے، اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ تم آپ ﷺ کی باتوں کو غور سے سنو۔

اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

نیک بننے کے لئے تین کام کرے

1. علم .... یعنی ضرورت کے مطابق دین حاصل کرے۔
2. عمل .... یعنی ہمت کر کے اس علم پر عمل کرے۔
3. حال .... اہل اللہ کے پاس بیٹھ کر دین کو اپنے رگ و ریشہ میں رچائے۔

ملفوظ
حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ

آپ کے مسائل اور ان کا حل

یکے از تلامذہ
حضرت صوفی صاحب دامت برکاتہم

اپنی سواری اور ٹریفک سے متعلق احکام

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”راستہ سے گندگی (تکلیف دہ چیز کو) دور کردو تو یہ بھی صدقہ ہے یعنی اس پر صدقہ کی طرح ثواب ملتا ہے“۔ [بخاری 870/2، مسلم: 2382]

احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ گزرگاہوں کو صاف ستھرا رکھنے اور لوگوں کو تکلیف سے بچانے کی اسلام میں کتنی اہمیت ہے کہ ایک کانٹے دار شاخ کو راستہ سے ہٹا دینے پر، جو ایک چھوٹا سا عمل نظر آتا ہے اتنے اجروثواب کا وعدہ کیا گیا ہے اور جب تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کی اس قدر ترغیب دی گئی ہے تو راستہ کو گندگی سے آلودہ کرنا جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہو کتنا بڑا گناہ ہوگا، اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

گزرنے والوں کے لئے تکلیف کا سامان پیدا کرنے میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اپنی سواری، کار، موٹر سائیکل وغیرہ کو ایسی جگہ کھڑا کر دینا کہ جس سے دوسری سواریوں کا راستہ بند ہو جائے، یا اُن کو چلنے میں دشواری کا سامنا ہو یا اس طرح بے قاعدہ گاڑی چلائی جائے جس سے دوسروں کو کسی بھی اعتبار سے تکلیف ہو، یہ ساری باتیں گناہ ہیں اور ان سے پرہیز کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا دوسرے کسی گناہِ کبیرہ سے۔

اسی طرح ٹریفک کے جو قواعد مقرر کیے گئے ہیں ان کا مقصد گزرگاہوں میں نظم وضبط پیدا کرنا ہے اور ان کی پابندی صرف قانون ہی کا تقاضہ نہیں بلکہ ایک دینی فریضہ بھی ہے، اگر ان کی پابندی کی جائے تو اس سے معاشرہ میں نظم وضبط پیدا ہوگا، لوگوں کو راحت ملے گی اور ان کو تکلیف سے بچانے کے لئے ممکنہ کوشش ہو سکے گی تو ان سب اعمال پر ان شاء اللہ تعالیٰ اجروثواب ملے گا اور اگر ان قواعد کی خلاف ورزی کی جائے تو اس سے دو بڑے گناہ ہوں گے:

1. لوگوں کو تکلیف پہنچانے کا۔
2. نظم وضبط میں خلل ڈالنے کا۔

افسوس ہے کہ آج کل ان باتوں کو گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا اور اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی اس قسم کے گناہوں میں مبتلا ہیں۔

(آسان نیکیاں مؤلفہ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب)

بدشگونی اور اسلام

اسلام میں نحوست اور بدشگونی کا کوئی تصور نہیں محض توہم پرستی ہے۔

حدیث شریف میں بدشگونی کے عقیدہ کی تردید فرمائی گئی ہے، سب سے بڑی نحوست انسان کی اپنی بداعمالیاں اور فسق وفجور (گناہ) ہیں،

جو آج مختلف طریقوں سے گھر گھر میں ہو رہے ہیں۔(الا ماشاء اللہ)

اور یہ بداعمالیاں اور نافرمانیاں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب کا سبب اور ذریعہ ہیں، ان سے بچنا چاہئے۔

نیز اسلام نحوست کا قائل نہیں، اس لئے کسی کام یا دن کو منحوس سمجھنا غلط ہے، اسی سلسلہ میں یہ مسئلہ بھی ہے کہ ماہِ محرم، صفر، شعبان، شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ وغیرہ کے مہینوں میں شادی نہ کرنا، اس عقیدہ پر مبنی ہے کہ یہ مہینے منحوس ہیں، اسلام اس نظریہ کا قائل نہیں ہے، ماہِ محرم میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس مہینہ میں عقدِ نکاح ممنوع ہو گیا، ورنہ ہر مہینہ میں کسی نہ کسی شخصیت کا انتقال ہوا جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بھی بزرگ تر تھے، اس سے یہ لازم نہیں آئے گا کہ سال کے بارہ مہینوں میں کسی میں بھی نکاح نہ کیا جائے، پھر شہادت کے مہینہ کو سوگ اور نحوست کا مہینہ سمجھنا بالکل غلط ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل، ج 1)

تین طلاقیں

سوال: ایک شخص بیک وقت تین طلاقیں دے دے تو کیا اس سے تینوں واقع ہو جاتی ہیں؟ اور اگر حیض کی حالت میں یا غصّہ میں یا ایس ایم ایس (SMS) کے ذریعہ یا حرام نشہ میں یا مذاق میں یا ڈرانے کی نیّت سے یا ٹیلی فون پر طلاق دے دے تو کیا وہ ہو جاتی ہے؟ نیز مطلقہ کی عدّت کیا ہو گی؟

جواب: واضح رہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں مذکورہ تمام صورتوں میں خواہ ایک جملہ سے دی ہوں یا الگ الگ جملوں میں دی ہوں تین شمار ہوں گی اور اس کے ذریعہ حرمتِ مغلّظہ ثابت ہو جائے گی، اور تحلیلِ شرعی (حلالہ) کے بغیر یہ عورت مذکورہ شخص کے لئے کسی بھی صورت میں حلال نہ ہو سکے گی۔

مذکورہ مؤقف قرآن وحدیث سے بھی ثابت ہے اور اسی پر چاروں ائمہ یعنی امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کا اتفاق ہے۔ (یعنی اجماعِ اُمّت ہے)

مطلقہ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضعِ حمل (بچہ پیدا ہونے تک) ہے ورنہ تین حیض شمار ہو گی۔

مرسلہ ونقلہ: مفتی شاہد عبید صاحب

مہر مرد کے ذِمہ بیوی کا قرض ہوتا ہے

عورت کا مہر شوہر کے ذِمہ قرض ہے۔

خواہ شادی کے کتنے سال ہی ہو گئے ہوں وہ واجب الاداء رہتا ہے۔ اور اگر شوہر کا انتقال ہو جائے اور اس نے مہر ادا نہ کیا ہو تو اس کے ترکہ میں سے پہلے مہر ادا کیا جائے گا پھر ترکہ تقسیم ہو گا۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل 156/5)

فضول خرچی..... اسباب اور علاج

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

ہمارے معاشرتی بگاڑ کا ایک بڑا سبب ہماری بے جا نمائش اور فضول خرچی ہے۔

اس فضول خرچی کا ایک سبب یہ ہے کہ ہمارا نفس فطرتاً فرعونیت پسند واقع ہوا ہے، وہ سب سے اپنی برتری منوانا چاہتا ہے، جب بہت سی خواتین یا مرد اس قسم کے جمع ہو جائیں تو ان میں نمود و نمائش کا مقابلہ شروع ہو جاتا ہے اور خواتین میں تو یہ جذبہ کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے، ایک دوسرے میں اپنی برتری کا مظاہرہ بڑھ چڑھ کر کیا جاتا ہے، اس کے لئے حلال کمائی کافی نہ ہو تو ناجائز ذرائع سے دولت اکٹھی کی جاتی ہے۔

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے نرالا
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکہ میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

جن کو وسائل میسر ہوں وہ دولت کا سب سے بڑا مصرف یہی سمجھتی ہیں کہ اسے نمود و نمائش کے جہنم میں جھونک دیا جائے

ع مالِ حرام بود جائے حرام رفت "حرام کا مال تھا حرام کے راستے پر چلا گیا"۔

اسلام سادگی، کفایت شعاری، قناعت پسندی اور ایثار و ہمدردی کی تعلیم دیتا ہے۔ شیطان نے لوگوں کے کان میں یہ افسوں (منتر) پھونک دیا ہے کہ "معیارِ زندگی بلند کرو" اور ہم نے حرام کمانے، حرام کھانے اور حرام راستے پر مال اُڑانے کو معیارِ زندگی کی بلندی سمجھ لیا ہے حالاں کہ فضول خرچی اور نمود و نمائش سے کسی قوم کا معیارِ زندگی بلند نہیں ہوتا بلکہ اس کا دیوالیہ نکل جاتا ہے۔

فضول خرچی کا علاج (1) سب سے پہلے تو فضول خرچی کے نقصانات کو ذہن میں بٹھانا ضروری ہے مثلاً (الف) فضول خرچی کرنے والوں کو قرآن کریم نے شیطان کے بھائی

قرار دیا ہے۔[الاسراء:27]

(ب) فضول خرچی سے آدمی بڑا نہیں ہوتا بلکہ حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے۔

(ج) جس گھر میں فضول خرچی ہو اس گھر کا نظام تلپٹ (خراب) ہو جاتا ہے۔

2 کسی جگہ خرچ کرنے سے پہلے یہ سوچ لیا جائے کہ کل قیامت کے دن مجھے اس کا حساب دینا ہوگا، اور جب یہ سوال ہوگا کہ مال اللہ کا عطیہ تھا تم نے اس کو فضول برباد کیوں کیا؟ [ترمذی: 2417] تو اس کا جواب میرے پاس کیا ہوگا؟

3 ہمیں سادگی اور کفایت شعاری کو اپنا اصول بنانا چاہیئے۔

4 غلط رسم و رواج کی ذرا بھی پابندی نہ کی جائے، نہایت سادگی اور کفایت شعاری سے شادی بیاہ اور تقریبات کو ادا کیا جائے۔

5 بلا ضرورت کبھی قرض نہ لیا جائے، مقروض بننے سے بڑی پریشانی ہوتی ہے۔ چند روزہ "واہ واہ" کی خاطر دنیا میں ہمیشہ پریشانی ہوتی ہے اور آخرت میں عذاب سر لینا بڑی حماقت ہے۔

6 سب سے پہلے اپنے گھر پر نظر ڈالی جائے، جتنی چیزیں کام کی ہیں ان کو رہنے دیں اور جو چیزیں کام نہ آئیں وہ گھر سے نکال دیں، کسی ضرورت مند کو دے دیں یا صدقہ کر دیں۔

7 روز مرہ معاشرت میں یہ اصول مقرر کیا جائے کہ کوئی کام بے سوچے سمجھے نہیں کریں گے، جو چیز خریدنی ہو پہلے اس کو سوچ لیا جائے کہ اس چیز کی کیا ضرورت ہے؟ اگر کوئی قابلِ اعتبار ضرورت سمجھ میں آئے تو وہ چیز خرید لی جائے ورنہ نہ خریدی جائے۔

8 مال کو فضول کاموں میں اڑانے کی بجائے کسی اچھے اور مفید کام میں خرچ کریں۔

ان ساری تجاویز کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک پیسہ بھی فضول خرچ نہیں ہونا چاہئے، اور روپیہ پیسہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے نہیں دیا کہ اسے نفس پرستی، عیاشی اور نمود و نمائش میں اڑا دیا جائے بلکہ اس مقصد کے لئے دیا ہے کہ آپ اپنی جائز ضرورتوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی ضرورت کا بھی خیال رکھیں، رزقِ حلال میں فضول خرچی کا کوئی گنجائش نہیں، مؤمن نہ فضول خرچ ہوتا ہے اور نہ بخیل... جہاں خرچ کرنے کی ضرورت ہو وہاں ضرور خرچ کیجیے، جہاں ضرورت نہ ہو وہاں خرچ نہ کیجئے، پھر دیکھئے دل کو اطمینان اور راحت کی کیسی دولت میسر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت کے تمام اصولوں پر عمل کی توفیق دے۔ آمین

غیرت مند خواتین

خواتین کا علم و عمل

1 چنگیز خان نے ایک علاقہ پر قبضہ کرلیا تو وہاں کے خلیفہ کی ایک کنیز جو نہایت حسین و جمیل تھی وہ بھی اُس کے ساتھ قبضہ میں آگئی، چنگیز خان جیسے وحشی نے ایسی حسین و جمیل عورت کبھی نہ دیکھی تھی، چناں چہ وہ بہت خوش ہوا اور اس کی بہت عزّت کی اور خاطر مدارت کی اور اسے بہلا پُھسلا کر اپنی طرف مائل کرنا چاہا۔

اس کنیز نے ایک تدبیر کی کہ جب چنگیز خان نے اس عورت سے خلیفہ کے بہت سے حالات دریافت کئے وہ کہنے لگی: اور تو جو کچھ ہے وہ ہے مگر ایک چیز مجھ کو خلیفہ نے ایسی دی ہے کہ نہ کسی نے کسی کو آج تک دی ہوگی اور نہ آئندہ شاید کوئی دے۔ چنگیز خان نے دریافت کیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ وہ بولی ایک تعویذ ہے جس کا اثر یہ ہے کہ اگر کوئی اس کو باندھ لے تو اس پر نہ تلوار اثر کرے گی نہ تیر اور نہ وہ پانی میں ڈوب سکے گا۔ چنگیز خان یہ سن کر بہت خوش ہوا اس لئے کہ ایسی چیز کی تو ایک جنگ جو کو ہر وقت ضرورت رہتی ہے، اُس نے یہ خیال کیا کہ نقل کرا کے فوج میں تقسیم کرادوں گا۔ چنگیز خان نے وہ تعویذ مانگا، اس نے کہا پہلے تم اس کا امتحان کرلو، میرے پاس اس وقت وہ تعویذ ہے تم بے دھڑک اور بلا خطر مجھ پر تلوار کا ایک ہاتھ مارو دیکھو کچھ بھی اثر نہ ہوگا یہ بارہا آزمایا ہوا ہے۔

مرسلہ: اہلیہ محمد مظہر۔ منڈی جہانیاں

چنگیز خان نے ایک ہاتھ تلوار کا مارا تو اس عورت کی گردن دور جا پڑی۔ چنگیز خان کو اس پر بے حد صدمہ ہوا۔ اس عورت کی غیرت کو دیکھئے کہ کس قدر غیور تھی گو کہ فعل ناجائز تھا خودکشی مگر منشا اس فعل کا غیرت تھی کہ دوسرے کا ہاتھ نہ لگے۔ (ماخوذ از: آج کا سبق)

مرسلہ: اہلیہ عبید اللہ، سرگودھا

2 سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ کی اہلیہ جہاں زیب بانو بیگم کے دائیں چھاتی کی جڑ میں ایک پھنسی نمودار ہوئی، اس زمانہ کے انگریز ڈاکٹر مارٹن نے اپنی ایک رشتہ دار عورت کو حیدر آباد بلایا جو ملکہ کا علاج کر سکے۔ مگر ملکہ نے شرط لگائی کہ: ''اگر وہ عورت شرابی نہیں ہے تو میرے بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے، ورنہ اندر میرے کمرہ میں نہ آئے''۔ معلوم ہوا کہ وہ چالیس سال سے شراب نوش ہے، ملکہ نے کہا: ''ایسی فاسقہ (کافر عورت) میرے بدن کو ہاتھ نہیں لگا سکتی''۔ (تاریخ اطباء عہد مغلیہ ص 186)

آخر دو سال بیمار رہ کر ہی ملکہ انتقال کر گئی، لیکن فاسقہ سے علاج نہیں کروایا۔ رحمہا اللہ تعالیٰ

سنجیدگی، نرمی، نظم و نسق اور اخلاقِ حسنہ سے اپنے وجود کو آراستہ کرو۔ (شیخ سدیس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصلاحِ معاشرہ برائے حلقہ، خواتین

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے وہ بہت اچھا اور بہت اونچا ہے، مگر آج کے دور کے نسوانی معاشرہ کو ایسا جنون چڑھا ہوا ہے کہ اسلامی تعلیمات سے بالاتر ہو کر اپنے آپ کو کچھ بنانا چاہتی ہیں۔ یاد رکھئے! مسلمان ہو کر، اسلام سے ہٹ کر اپنے کو کچھ بنا بھی لیں تب بھی وہ سب ناپسندیدہ ہے۔ اسلام نے عورت کو جو حیاء، عفّت، پاک دامنی، امانت داری، خانہ داری، سلیقہ شعاری، خدمت گزاری، خاوند کی عزّت، اولاد کی تربیت وغیرہ صفات سے نوازا ہے اس سے بڑھ کر عورت کہیں خوش عیش اور پُرسکون نہیں رہ سکتی۔ بہرحال اس مضمون میں اصلاحِ خواتین کے مطالعہ سے کسی کی ذات پر تنقید نہیں بلکہ خواتین کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔ چناں چہ چند باتیں ملاحظہ فرمایئے: **1** عورت کو عورت بن کر رہنا چاہئے... یعنی چھپنے کی چیز ہے اوپن ہونے کی ضرورت نہیں۔ **2** عورت اگر تعلیم حاصل کر رہی ہے تو تعلیم ہی میں مصروف رہے باہر اِدھر اُدھر کے تعلقات اور میسج وغیرہ سے اسے کیا سروکار؟ **3** عورت اگر شادی کرنا چاہتی ہے تو ماں باپ بہن بھائیوں سے رابطہ کے بعد کرے، ڈائریکٹ اس غرض سے تعلقات لگانے کی کیا مصیبت ہے؟ **4** عورت اگر شادی شدہ ہے تو ہر طرف سے آنکھ بند کر کے خاوند کی طرف پوری توجّہ دے اور اس کی اور اپنے بچوں کی خدمت کرے۔ خاوند کی ہر (جائز) خوشی کو پورا کرے، خاوند کے مال کی حفاظت کرے، خاوند میں کوئی گناہ کی بات یا کام دیکھے اُس سے اس کو ہٹانے، بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں مانگے۔ ویسے عام حالات میں بھی ہمیشہ خاوند کے لئے دعا گو رہے۔ خوش مزاج رہے، خاوند گفٹ لائے تو شکریہ ادا کرے، نہ لائے تو صبر کرے۔ **5** بعض خواتین میں یہ عجیب صفت ہوتی ہے کہ جب تک خاوند کما کر لاتا رہے تو کچھ نہ کچھ خدمت وغیرہ لیتی ہیں اور جب خدانہ خواستہ خاوند بیمار یا معذور ہو جائے تو طعنہ دینے لگ جائیں گی، احسان جتلانے لگ جائیں گی۔ ایسی خواتین اپنی دنیا و آخرت تباہ کر بیٹھتی ہیں۔ **6** بعض خواتین اس سے بھی آگے ہیں کہ خود نوکری کرتی ہیں خاوند گھر میں بچوں کو سنبھال رہا ہے۔ بس اب ان کا نخرہ اور احسان اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ اب تو خاوند تابع ہو کر رہتا ہے، بات بات پر غصّہ کر رہی ہیں، منّت منّت پر احسان جتلا کر خاوند کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ اور جب خاوند کسی عُذر کی وجہ سے کام نہ کر سکتا ہو پھر تو اسے نوکروں کی طرح رکھا اور سمجھا جاتا ہے۔ آنا جانا، آزادانہ گھومنا پھرنا، خواتین اپنے لیے مسئلہ ہی نہیں سمجھتیں اُلٹا خاوند کو اجازت لے کر جانا پڑتا ہے کبھی اجازت مل جاتی ہے کبھی جھڑکیں ملتی ہیں۔

بدنصیب عورت: جو خاوند کو تنگ کرے یا احسان جتلائے یا اپنا تابع سمجھے۔ (ادارہ)

یادرکھئے! ایسی خواتین بے حیاء ہیں، غیرت کا جنازہ اٹھوا چکی ہیں، جہنم کی طرف قدم بڑھا رہی ہیں یہ کوئی ترقی نہیں بلکہ خاوند کی تذلیل ہے زبان سے بھی عمل سے بھی۔ ہاں! جہاں واقعتاً خاوند مجبور ہے کام نہیں کر سکتا عورت پردہ اور شریعت کا خیال رکھتے ہوئے کسی جائز طریقہ سے کچھ دنیا کما کر لاتی ہے تو پھر خود خاوند کے تابع رہے کبھی احسان نہ جتلائے خاوند کی خدمت کرے پہلے سے زیادہ کرے خاوند کو بوجھ محسوس نہ ہو پھر گنجائش ہے۔ 7 عورت بحیثیت ماں بچوں کا پہلا مدرسہ ہوتی ہے لہٰذا بچوں کے سامنے اچھی باتیں اچھے کام کرنے چاہئیں اور بچوں، بچیوں کو دینی باتیں، دُعائیں، کلمے، نماز سکھائے، عملی طور پر اَخلاقیات سکھائے، نرمی سے اس ذمّہ داری کو ادا کرتی رہے ساتھ دُعائیں مانگتی رہے، سب پریشانیوں کا حل اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس لئے ہر فرض نماز کے بعد خوب دُعائیں مانگتی رہیں، اپنے لئے خاوند کے لئے، والدین کے لئے، بچوں بچیوں کے لئے، رشتہ داروں کے لئے، پڑوسیوں کے لئے اور پوری اُمّتِ مسلمہ کے لئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر کام شریعت کے مطابق کرنے کی توفیق دے دیں آمین ثُمَّ آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

پہلی درس گاہ

مولانا سعید قاسم لاہور

ماں کی ذمّہ داری صرف جسمانی نشو ونما ہی نہیں بلکہ ماں کی گود بچّے کی پہلی درسگاہ ہے۔ بچّے کا ذہن بالکل صاف تختی کی طرح ہوتا ہے، ماں جو کچھ اپنے قول وفعل سے اچھا یا بُرا تاثر دے گی وہی بچّے کے ذہن پر نقش ہو جاتا ہے، بچّے کی عمر کا بنیادی اور ابتدائی وقت اکثر ماں کے پاس گزرتا ہے اور بچّہ ماں سے زیادہ مانوس ہوتا ہے، ماں کی اچھی یا بُری عادات بچّے کے ذہن میں اُتر جاتی ہیں، دنیا کا ہر اچھا اور برا انسان ماں ہی کی گود میں پرورش پاتا ہے۔ لہٰذا ماں کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر اپنے قول و فعل کا جائزہ لے اور ہمّت کر کے خود کی اصلاح کرے اور خاص طور پر بچّے کے سامنے تو کوئی ایسی بات یا کوئی ایسا کام جو شریعت کے خلاف اور اَخلاق سے گرا ہوا ہو ہرگز نہ کرے کیوں کہ یہ بچّے کی تربیّت کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ غذا پاکیزہ اور حلال ہو لقمۂ حرام سے خود بھی دور رہے اور بچّے کو بھی بچائے۔ بچوں کو جھوٹ، چغلی، چوری، گالی گلوچ، گانے باجے سے پوری کوشش کر کے بچا کر رکھے۔ بچّے سے پیار وشفقت کا رویّہ ضرور رکھے لیکن لاڈ میں کسی بھی بُری حرکت کی ہرگز اجازت نہ دے۔ ایثار و ہمدردی اور صبر وشکر کی عادت ڈالے، یہ بچّے کی کامیاب زندگی کے لئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سونے جاگنے، باتھ روم میں داخل ہونے اور نکلنے، محفل میں بیٹھنے اُٹھنے، کھانے پینے کی مسنون دعاؤں اور آداب کا اہتمام کرائیے، مختلف اوقات وتقریبات میں غیر مسلموں کے طور طریقوں اور انگریزی الفاظ کے بجائے اسلامی طریقوں کی تعلیم دیجئے، اس سے بچّے کی زندگی کا رخ عمر بھر صحیح سمت کی طرف رہتا ہے۔ بچوں کو انگریزی تو ضرور سکھائیں لیکن انہیں انگریز ہرگز نہ بنائیں بلکہ محمدی بنائیں۔ جھوٹے قصّے کہانیوں کی بجائے مسلمان بچّوں کے دینی جذبات اور ان کے دینی کارنامے سنا کر ان کی اچھی تربیّت کے لئے راستہ ہموار کیجئے۔ یوں بچّے کی پہلی درس گاہ ایک بہترین تربیت گاہ ثابت ہوسکتی ہے۔

نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا دیوے کہ اس کو بدنما لگتا ہے جیسے چاند کو گہنا

دوڑ....

مرسلہ: محمد وقاص محمود، بھبر

بچوں کا علم و عمل

ایک ایسی کہانی جس کو پڑھ کر آپ بھی دوڑ میں شریک ہو جائیں گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ

احمد یوں تو بڑا سمجھ دار اور متحمل مزاج لڑکا تھا، مگر آج جیسے ہی مغرب کی نماز کی ادائیگی کے بعد وہ دیر سے گھر آیا تو آتے ہی اس کے اس اعلان نے سب کو چونکا دیا: ''سنو! نعمان اور سارہ آج میں تم کو دوڑ کی دعوت دیتا ہوں''۔

احمد کی اس بات پر امّی بھی بے حد حیران ہوئیں اور کہنے لگیں ''احمد بیٹا! کیا تم کو سارہ اور نعمان کی شرارتوں کا علم نہیں جو آج تم ان کو ایک نئی شرارت میں لگانے لگے ہو، آج تم کو کیا ہو گیا جو تم اچانک دوڑ کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو؟

آخر یہ کیسی دوڑ ہے؟ اور یہ دوڑ کا کون سا وقت ہے؟'' مگر احمد تھا کہ وہ آج امّی کی بات پر بھی توجّہ ہی نہیں دے رہا تھا اور برابر اصرار ہی کیے جا رہا تھا۔نعمان نے احمد کی طرف سے مقابلہ کی دعوت سنی تو اِتراتے ہوئے بولا ''احمد! دوڑ اور وہ بھی ہمارے ساتھ'' بھلا سوچو تو سہی کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ آخر تم ہمارے ساتھ کیسے دوڑ لگاؤ گے؟ امّی نے جب دیکھا کہ یہ تو مقابلہ کے لئے تیار ہیں تو پریشان ہو کر بولیں ''بیٹا! تم تو سمجھ دار تھے پھر یہ...؟ احمد نے جب امّی کے پریشان چہرہ کو دیکھا تو بولا امّی آج مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں درسِ قرآن ہوا جس میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ

''دوڑو اپنے ربّ کی مغفرت کی طرف''۔ [الحدید:21]

یعنی نیک کام کرو اور ان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، میں اس دوڑ کی دعوت دے رہا ہوں۔

یہ بات ہو رہی تھی کہ سارہ جلدی سے وضو کر کے آ گئی اور کہنے لگی میں بھی اس دوڑ میں شامل ہوں۔

امّی احمد کی اس گفتگو کو سن کر بے حد خوش ہوئیں اور کہا ''شاباش بیٹا! اگر یہ بات ہے تو کیوں نہ ہم بھی آپ کے ساتھ اس دوڑ میں شامل ہو جائیں۔

چلو بیٹا نعمان! جلدی سے وضو کرو مغرب کی نماز کا وقت بہت تھوڑا رہ رہا ہے ہم جلدی سے نماز ادا کرتے ہیں اور اس کے بعد سب مل کر کھانا کھائیں گے''۔

احمد یہ سب دیکھ کر بے حد خوش ہوا تھا کہ سب اس کے ساتھ نیکی کی دوڑ میں شامل ہو چکے تھے۔

بچوں کا علم و عمل

سردی میں وضو کرنے کا ثواب:

(1) جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمھیں وہ اعمال نہ بتاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرتے ہیں؟

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم! (ضرور بتلائیے) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا: (1) وضو کو مشقت کے موقعوں میں اچھی طرح سے کرنا (2) مساجد کی طرف زیادہ قدموں سے چل کر جانا (3) ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی تمہارے لیے کوشش اور محنت کی جگہ ہے، یہی تمہارے لیے محنت اور کوشش کی جگہ ہے۔ (تاکہ تم گناہوں سے بچ جاؤ اور درجات کی بلندی حاصل کرلو) [مسلم:610]

(2) جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص سخت سردی میں اچھی طرح پانی کے ساتھ وضو کرے اس کو ثواب کا دُہرا حصّہ ملتا ہے (ایک حصّہ وضو کرنے کا، دوسرا حصّہ سردی برداشت کرنے کا)۔ [طبرانی: 5366]

اس لیے سردیوں میں شوق سے وضو کریں اور دُہرا اَجر پائیں۔

ابو سمیہ، لاہور

وضو میں پانی ضائع نہ کیجئے:

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، وہ اس وقت وضو کر رہے تھے اور ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا: سعد! یہ کیا اسراف (فضول خرچی) ہے؟ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم! کیا وضو میں بھی اسراف (فضول خرچی) ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں! اگرچہ تم جاری نہر پر ہی وضو کر رہے ہو۔ [ابنِ ماجہ:425، مسندِ احمد:7065]

اعضائے وضو کی روشنی:

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری اُمّت کے لوگ قیامت کے دن اس حالت میں بلائے جائیں گے کہ ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے، پس تم میں سے جو اس کی طاقت رکھتا ہو کہ وہ اپنی چمک دمک کو زیادہ کرے تو اس کو یہ کرلینا چاہئے۔ [بخاری: 136، مسلم: 603]

بچوں کا علم و عمل

ایک قلم کے لیے... دور دراز کا سفر

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہما اللہ تعالیٰ حدیث کے بڑے امام تھے اور میدانِ جہاد میں بھی حصّہ لیتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے شام کے علاقہ میں کسی سے قلم اُدھار لیا پھر واپس کرنا بھول گئے اور جب ایران کے شہر مرو میں آگئے تو وہ قلم یاد آیا، وہاں سے دوبارہ شام کا سفر کیا اور جا کر قلم اس کے مالک کو واپس کیا۔ (تاریخِ بغداد 167/10)

اِس سے معلوم ہوا کہ جب کسی سے کوئی چیز استعمال کے لیے لے تو وہ اس کو واپس کر دے، اس پر اپنا قبضہ نہ جمالے کیوں کہ اُس نے وہ چیز آپ کو وقتی استعمال کے لیے دی ہے اس کا مالک نہیں بنایا۔ اس سلسلے میں ہم بہت غفلت کرتے کسی کی چیز لی تو واپس کرنے کا خیال ہی نہیں آتا اور بسا اوقات اصل مالک اپنی چیز طلب کرے تو ہم اس کو ٹال دیتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے کسی کا مال اس کی دلی خوشی کے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

مرسلہ: مولانا محمد عمر فاروق
لاہور

بہترین اور بدترین

حضرت لقمان حکیم کے آقا نے ایک مرتبہ اُن سے کہا ''بکری ذبح کر کے اس کے دو بہترین حصّے میرے پاس لے آؤ'' انھوں نے بکری ذبح کی اور اس کے دل و زبان آقا کے پاس لے گئے، آقا نے پھر حکم دیا کہ ''ایک اور بکری ذبح کر کے اس کے دو بدترین ٹکڑے میرے پاس لاؤ'' انہوں نے بکری ذبح کی اور اس مرتبہ بھی اس کے دل و زبان اس کے پاس لے آئے، آقا نے پوچھا ''میں نے بہترین حصّے طلب کیے تو تم یہی لائے، بدترین طلب کیے تب بھی یہی لائے؟''

حضرت لقمان نے جواب دیا ''میرے آقا! دل و زبان اچھے ہیں تو ان سے بہتر جسم کا کوئی اور حصّہ اچھا نہیں ہو سکتا اور اگر یہ بگڑ جائیں تو ان سے بدتر کوئی حصّہ نہیں ہو سکتا''۔ (تفسیر قرطبی 61/4)

اس لیے ہمیں اپنی زبان کو اچھے کاموں میں لگانا چاہیے، اس سے اچھی باتیں مثلاً تلاوت، ذکر و اذکار کرنا چاہیے اور اس کو بُری باتوں جیسے جھوٹ، غیبت، گالی وغیرہ میں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

از مدیر ماہنامہ علم و عمل لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹخنے ڈھانپنے پر

درسِ حدیث

احادیث میں سخت وعید

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

صرف شلوار ہی نہیں چادر، قمیص، جُبّہ، وغیرہ جو بھی ٹخنے سے نیچے ہوگا اس کا عذاب ہے۔

(1) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَایَنْظُرُ اِلٰی مُسْبِلِ الْاِزَارِ۔ [نسائی:9699] جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ تہہ بند (شلوار) وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کی طرف (قیامت کے دن) نظرِ (رحمت) نہ فرمائے گا۔ (2) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِزَارَۃُ الْمُؤْمِنِ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَیْہِ لَاجُنَاحَ عَلَیْہِ مَابَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکَعْبَیْنِ وَمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ فِی النَّارِ۔ [ابنِ ماجہ:3573] جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کا اِزار (شلوار یا تہہ بند جو بھی ہو) اس کی آدھی پنڈلیوں تک ہوتا ہے اور جو نیچے ٹخنے تک لے جائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو ٹخنے ڈھانپ لے تو وہ (یعنی اس کے ٹخنے) جہنم میں ہوں گے۔ (3) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَاتَحْتَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ۔ [نسائی 259/2] جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تہبند یا شلوار وغیرہ میں سے جو بھی ٹخنے سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا یعنی اتنا حصہ جہنم کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔ (4) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُّ شَیْءٍ جَاوَزَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ۔ [طبرانی کبیر:11905] جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جو دو ٹخنوں سے آگے بڑھ جائے جہنم میں ہوگی۔ صاف معلوم ہوا کہ چادر، شلوار، قمیص غرض جو چیز بھی ٹخنوں سے تجاوز کر جائے عذاب کا باعث ہے۔

(5) حضرت اُم سلمہ رضی تعالیٰ عنہا کے پوچھنے پر جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں ایک بالشت ڈھیلا کرلیں یعنی خواتین کے ٹخنے ننگے نہ رہیں۔ [نسائی 9735]

پیارے بچوں کے لئے پیارے نام	(1) محمد اَزہر (2) محمد باقُوم (3) محمد حمّاس (4) محمد خفّاف (5) محمد رَکب
پیاری بچیوں کے لئے پیارے نام	(1) بَرِیعہ (2) خَولاء (3) سَوادہ (4) نُوَیلہ (5) ہالہ
چند غلط نام	(1) سُبحان (2) رزّاق (3) غفّار .... (معارف القرآن 132/4)

 ہر شمارہ میں صحابہ کرام وصحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام دیئے جاتے ہیں بغیر مطلب دیکھے یہ نام رکھے جاسکتے ہیں۔ (ادارہ)

جامعہ کے شب و روز

ماہ نامہ علم و عمل کی اشاعت کا سوواں (100) شمارہ
خصوصی اشاعت برائے ربیع الاول (مع 8 زائد صفحات)

1 مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کا خلاصہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ اگلے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

2 ماہ نامہ علم و عمل کا اگلا شمارہ سوواں شمارہ ہوگا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالی اور ماہِ ربیع الاول کا یہ شمارہ سیرت پر خصوصی شمارہ ہوگا، 8 زائد صفحات کے ساتھ (کل 40 صفحات) اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالی۔

3 مسجد کی تعمیر کے بقیہ کام: ماربل اور ٹائلوں کا کام اور مسجد کی بالائی منزل پر وضوخانہ کی سینٹری کا کام اور کچھ المونیم کا یہ تمام کام ابھی باقی ہے، تکمیل کے لئے قارئینِ کرام سے دُعاؤں کی درخواست ہے۔

4 لائبریری کی ضروریات: دینی کتب، نئی، پرانی یا اِس مَد میں فنڈ کے لئے قارئینِ کرام سے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔

5 اس مدرسہ کے طلباء نے الحمدللہ عالمی تبلیغی اجتماع اور ختمِ نبوت کانفرس میں بھرپور شرکت کی اور اس مدرسہ کے اساتذۂ کرام اور انتظامیہ اور عملہ وطلبہ کی طرف سے عوام الناس کی خدمت میں درخواست ہے کہ ختمِ نبوت اور تبلیغ کے کام میں اپنے تعاون کو جاری وساری رکھئے۔ شکریہ

آپ اپنے اِس پسندیدہ رسالہ ماہ نامہ علم وعمل لاہور کے لئے مضمون بھیج سکتے ہیں مگر یہ خیال رکھئے کہ آپ کی تحریر جامع و مختصر ہو۔ اگر آیت لکھی ہے تو آیت کا نمبر سورۃ کا نام مع عربی عبارت ہو اور اگر حدیث لکھی ہے تو حدیث کے لئے حدیث کی اصل عربی کتاب کا حوالہ ہو۔ اگر واقعات ہوں تو وہ بھی مستند اور باحوالہ ہوں مدرسہ کے ایڈریس پر بذریعہ خط روانہ کیجئے یا اس ttayyabb@gmail.com ایڈریس پر میل کیجئے۔

مدرسہ کے اخراجات

درجۂ حفظ کے ایک طالب علم کا ماہانہ خرچ /500 روپے تقریباً

درجۂ حفظ کے ایک طالب علم کا سالانہ خرچ /6000 روپے تقریباً

درجۂ کتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی ماہانہ خرچ /3500 (کھانا /2000، دیگر اخراجات /1500 روپے تقریباً)

درجۂ کتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی سالانہ خرچ /31500 (کھانا /18000، دیگر اخراجات /13500 روپے تقریباً)

جامعہ کے 25 افراد (عملہ) کی تنخواہوں، طلباء کے کچن، یوٹیلٹی بلز سمیت مدرسہ کے ماہانہ کل اخراجات (تقریباً) ساڑھے سات لاکھ روپے ہیں۔

مہر

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30.618 گرام) یا اس کی بازاری قیمت۔ چاندی کا ریٹ چوں کہ مختلف ہوتا رہتا ہے اس لئے جس دن حساب کرنا ہو اس دن اپنے علاقہ سے ریٹ لے کر بازاری قیمت نکال لینی چاہئے۔

آج کل 5 ہزار سے کم مہر نہ رکھنا چاہئے۔

	درہم	تولہ	گرام
چاندی کا نصاب	200	52.5	613
کم از کم مہر	10	2.625	31
مہرِ فاطمی	500	131.25	1531

CPL NO:200

ظہر کی سُنّتوں کی پابندی کرنے کا عظیم ثواب

1. جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر سے پہلے چار رکعت (سُنّتِ مؤکّدہ) کی جو پابندی کرے گا اسی طرح ظہر کے فرضوں کے بعد چار رکعت (دوسُنّتِ مؤکّدہ اور دو نفل) کی پابندی کرے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس پڑھنے والے پر جہنّم کی آگ حرام کردیں گے۔ [ابوداؤد:1269،ترمذی:427،ابنِ ماجہ:1160]

2. جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر سے پہلے چار رکعات (سُنّتِ مؤکّدہ) عشاء کے بعد کی چار رکعات کے (درجہ میں) برابر ہیں اور عشاء کے بعد کی چار رکعات لیلۃُ القدر کی رکعات کے برابر ہیں۔ [طبرانی اوسط:2733]

نیوائیر نائٹ منانے کی نیّت سے کوئی بھی ناجائز کام کرنا دہرا جُرم رکھتا ہے۔ (ایک تو گناہ کرنے کا جُرم دوسرا خاص نیوائیر نائٹ کے موقع پر کفار کی مشابہت کا جُرم) اس لئے غیر اسلامی باتوں، کاموں، تہواروں سے بچنا چاہئے۔

جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سُوآ گجومتہ نزد کاہنہ نو۔لاہور

پوسٹ کوڈ 53100

ماہ نامہ علم وعمل لاہور کے اِجراء اور معلومات کے لئے رابطہ نمبرز

① 0331-4546365 ② 0302-4143044 ③ 042-35272270

مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر ① 0322-8405054 ② 042-35272270

انٹرنیٹ پر "علم وعمل" کا مطالعہ کرنے کے لئے

www.ibin-e-umar.edu.pk

اوقاتِ رابطہ: کوشش کیجئے کہ صبح 8 سے شام 5 تک ہی رابطہ کیا جائے۔

Email: aibneumar@yahoo.com ilmooaml@gmail.com